Emma

Jane Austen

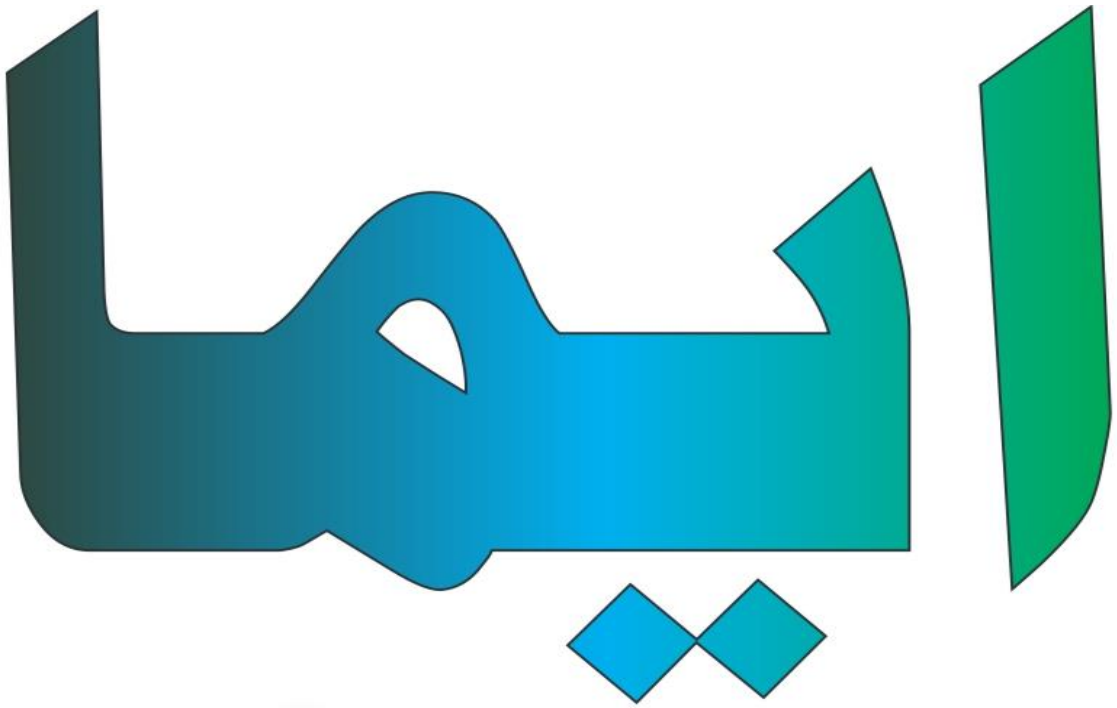

جین آسٹن

سید عرفان علی ڈوٹ کوم

Internet Archive
https://archive.org/details/@irfan_irfan
www.SyedIrfanAli.com

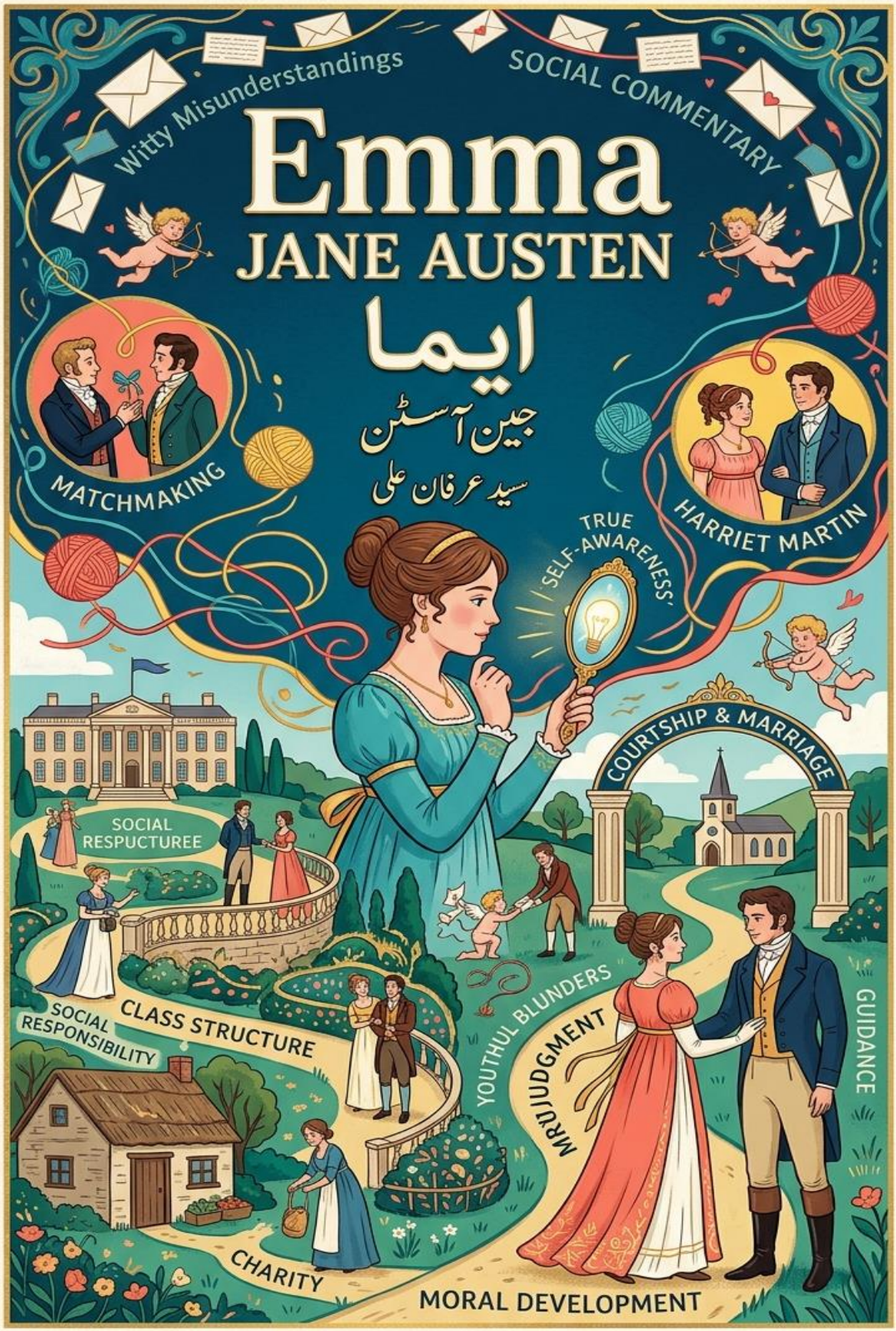

Urdu translation by **SYED IRFAN ALI**

انگریزی ادب کا ایک سفر: بیوولف سے جین آسٹن تک

ریسٹوریشن اور آگسٹن دور

الیگزینڈر پوپ

جوناظن سوئفٹ

گلیور کے سفر

ڈینیل ڈیفو

رابنسن کروسو

ریجنسی انگلستان اور روشن خیالی

جین آسٹن

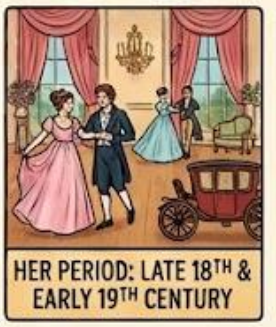

HER PERIOD: LATE 18TH & EARLY 19TH CENTURY

سب سے اہم کام:

جیوفرے چوسر

اس کا دور:
قرونِ وسطیٰ انگلستان
اور چودھویں صدی

MOST IMPORTANT WORK:

THE CANTERBURY TALES

ایلزبتھ کا دور اور نشأۃ الثانیہ

ولیم شیکسپیئر

رومیو اور جولیٹ

ہیملٹ

سترھویں صدی

جان ملٹن

فردوس گم گشتہ

فردوس گم گشتہ

انگریزی ناول اور شاعری کی بنیادوں اور ارتقاء کا جشن سید عرفان علی کے سنگ

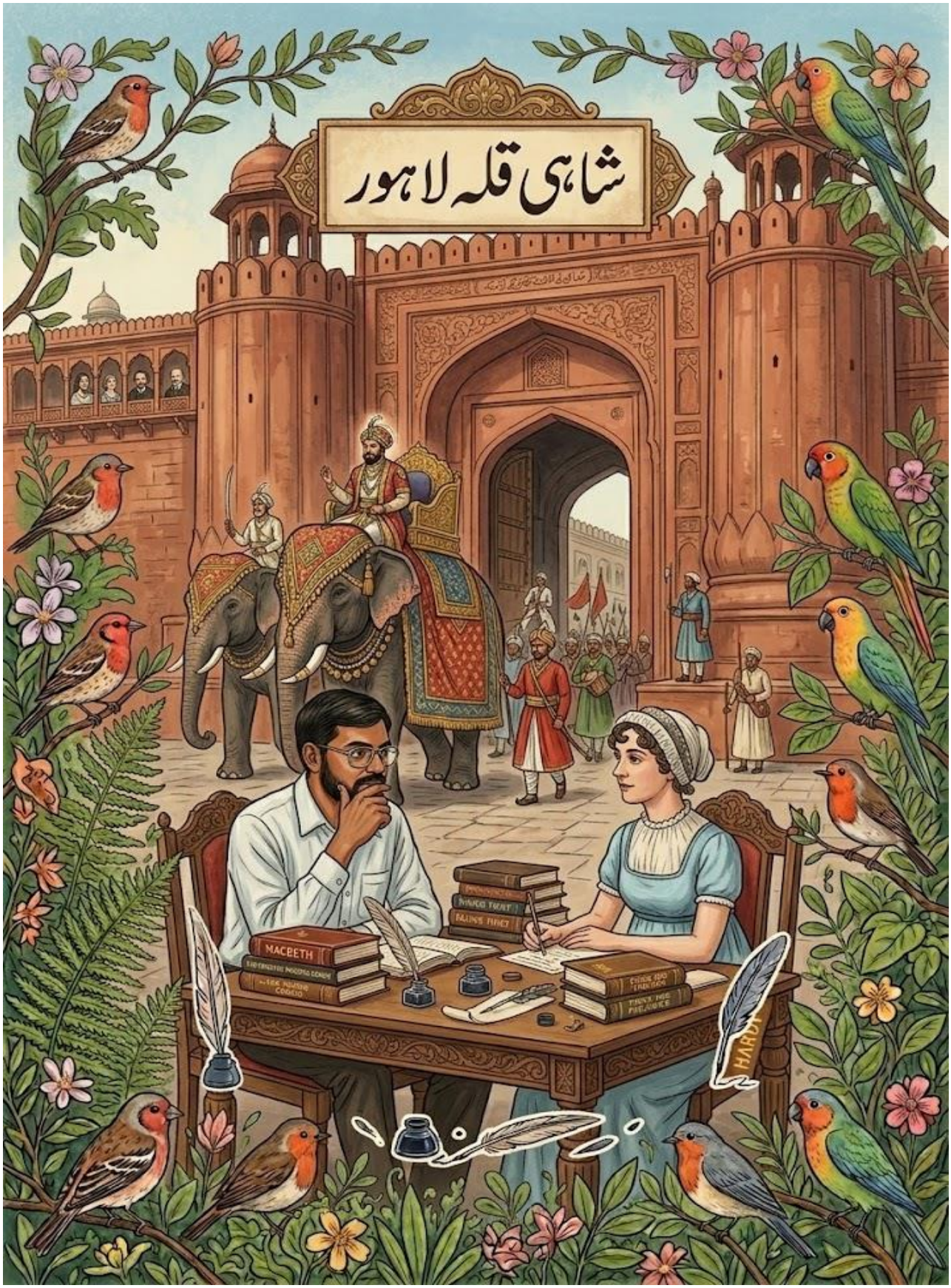

جین آسٹن اور سید عرفان علی
تمام ناولز کے تراجم اور آڈیو بک
سید عرفان علی

جین آسٹن کے اردو تراجم

سینس اینڈ سینسی بیلیٹی

پرائڈ اینڈ پریجوڈس

مینس فیلڈ پارک

ایما

پرسویشن

نارتھ اینگر ایبے

تاریخ ساز ادب
جین آسٹن
کے دور میں پہنچ گیا

تمام کتب کے تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

The Medieval Period 455 -1485

The Renaissance / Reformation 1485-1660

Neo-classical Period 1660-1798

The Romantic Period1785-1830 or 1800-1850
Coleridge, Blake, Keats, Shelley

Regency Era 1811-1820

جین آسٹن ایما

Jane Austen-Emma-1815

Sir Walter Scott, Susan Ferrier, Maria Edgeworth

Gothic writings1790-1890

The Victorian Period 1832-1901

ناول کے کردار

ایماوڈہاؤس

Emma Woodhouse

ناول کی ہیروئین۔ عمر اکیس سال۔ خوبصورت ذہین دولت مند اور اچھی عادت کی مالک۔ والدہ کی وفات کے بعد اپنی شاندار حویلی ہارٹ فیلڈ اور بڑی عمر کے والد کی دیکھ بھال بھی کرتی ہے۔

جارج نائٹ لی

Mr. George Knightley

جارج نائٹلی بھائی ہے جان نائٹلی کا۔ ایما کی بہن ایزابیلا اپنے وکیل شوہر جان نائٹلی کے ساتھ لندن میں رہتی ہے۔ جارج عمر میں ایما سے سترہ سال بڑا یعنی سنتیس سال عمر مگر غیر شادی شدہ۔ بہت بڑی جائداد ڈائون ویل ایبی کا مالک۔ اپنی زمینیں کرائے ٹھیکے پر دولت مند کاشتکار مارٹن خاندان کو دی ہوئی ہیں۔ خاندانی سمجھدار اور شریف انسان۔ ایما اور اسکے والد کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔

صرف جارج ہی ایما کو اسکی غلطیوں اور خامیوں کے بارے میں کھل کر بتاتا ہے۔

پھر ایک دن ایما اور جارج کو احساس ہو گیا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔

مسٹر ووڈہاؤس

Mr. Woodhouse

ہارٹ فیلڈ نامی جائداد کے مالک۔ ایما کے والد۔

ہیریٹ

Harriet Smith

سترہ سال خوبصورت لڑکی۔ والدین کا علم نہیں ہے۔ خوش اطوار اور اچھی عادات کی وجہ سے ایما نے اپنی سہیلی بنالیا۔ معصوم اور دنیا کے طور طریقوں سے ناواقف۔ مسز گوڈارڈ کے سکول کے ہاسٹل میں رہتی ہے۔

فرینک چرچل

Frank Churchill

مسٹر ویسٹن کا بیٹا مگر پرورش دولت مند آنٹی مسز چرچل نے کی ہے۔ اتنا خوبصورت کے ایما جیسی لڑکی بھی توجہ دینے پر مجبور ہو گئی۔ مگر جلد ہی احساس ہو گیا کہ یہ نوجوان خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ غیر ذمے دار اور دھوکے باز بھی ہے۔ فرینک نے چھپ کر جین سے شادی کی۔

جین فیئر فیکس

Jane Fairfax

مس بیٹس کی رشتے دار۔ اکیس سالہ خوبصورت لڑکی۔ صرف اس لڑکی کو ایما نے اپنے مد مقابل تصور کیا۔ مگر جین بہت غریب ہے۔ گورنس کی نوکری کرنا چاہتی ہے مگر فرینک نے نہ صرف اسے پسند کیا بلکہ دل پھینک اور غیر ذمے دار ہونے کے باوجود اس سے شادی بھی کی۔

مسز ویسٹن

Mrs. Weston

ناول کے آغاز میں یہ بطور مس ٹیلر ایما کی حویلی میں رہتی تھی۔ ایما کی گورنس۔ اسے پڑھاتی۔ دیکھ بھال کرتی۔ ایما کی والدہ کی وفات کے بعد اسکی ماں سہیلی اور استاد سب کچھ تھی۔ سولہ سال ایما کے ساتھ رہنے کے بعد ایما نے ہی اس کی شادی اچھے خاندانی شخص مسٹر ویسٹن سے کروائی اور ناول کے آغاز میں اپنی اس اچھی عادات کی مالک سہیلی کی بہت کمی محسوس کرتی نظر آئی۔

مسٹر ویسٹن

Mr. Weston

رینڈالزنامی جائداد کامالک۔ اچھی عادت گرم جوش اور خوش اخلاق۔ فرینک کاباپ مگر بیوی فوت ہوچکی ہے۔ چنانچہ ایمانے اپنی گورنس مس ٹیلر کی شادی مسٹر ویسٹن سے کروادی۔

مسٹر ایلٹن

Mr. Elton

گاوں کے چھوٹے گرجے کے ستائیس سالہ پادری۔ خوبصورت اور اچھی عادات مگر مغرور اور لالچی۔ ایماکاخیال تھاکہ وہ اسکی سہیلی ہیریئٹ کو پسند کررہے ہیں جبکہ ان کی نظر تو ایماکی بڑی جائداد پر تھی کہ اس سے شادی کرکے وہ بڑی جائداد کے مالک بن جائیں۔

رابرٹ مارٹن

Mr. Robert Martin

چوبیس سالہ محنتی محبت کرنے والا مخلص کسان۔ مسٹر نائٹلی کی ملکیت ایبی مل فارم میں اپنی ماں اور بہنوں کے ساتھ رہتااور کام کرتا ہے۔ہیریئٹ کو پسند کرتاہے اور شادی کاپیغام بھی بھجواتاہے مگر ایمااپنی سہیلی کو کہتی ہے کہ یہ گنوار کسان تمہارے معیار کا نہیں۔

مس بیٹس

Miss Bates

مسٹر ووڈہائوس سے اچھے تعلقات ہیں اور جین فیئر فیکس کی آنٹی۔ چالیس سال سے زیادہ عمر۔ غریب ہونے کے ساتھ نہ خوبصورت نہ عقلمند مگر عادت بہت اچھی اور ہر کسی سے نیکی کی خواہش۔

ایزابیلا

Isabella Knightley

ایما کی بڑی بہن۔ لندن میں اپنے شوہر اور پانچ بچوں کے ساتھ رہتی ہے۔ خوبصورت اچھی عات اور زندگی اپنے شوہر اور بچوں کے لئے وقف۔ اپنی بہن کے برعکس ایما اپنی زندگی آزاد اور بھرپور گزارنے کی خواہش مند ہے۔

جان نائٹ لی

Mr. John Knightley

ایما کی بہن ایزابیلا کے شوہر۔ اچھے وکیل مگر بعض اوقات سخت اور سچی بات منہ پر کر دینے کی وجہ سے ایما اور اسکے والد صاحب کچھ دور ہی رہتے ہیں۔

مسز ایلٹن

Mrs. Elton

برسٹل کی رہائشی۔ ایما کے انکار کے بعد مسٹر ایلٹن نے دولت مند ہونے کی وجہ سے شادی کی۔ خوبصورت اور دولت مند ہونے کے باوجود غرور اور مصنوعی شان و شوکت کی وجہ سے ناپسند کیا جاتا ہے۔

مسز چرچل

Mrs. Churchill

مسٹر ویسٹن کی دولت مند رشتے دار۔ فرینک چرچل کی آنٹی جنہوں نے اسے گود لے کر پرورش کی۔ غصہ بہت زیادہ اور فرینک کو انکی مرضی کے بغیر کسی سے ملاقات کی بھی اجازت نہیں۔ فرینک اپنی محبت جین فیئر فیکس سے بھی انکی وفات کے بعد ہی شادی کر سکا۔

کرنل کیمبل

Colonel Campbell

جین فیئر فیکس کے والد صاحب کا دوست۔ لندن میں رہائش ہے اور یتیم جین کی پرورش آٹھ سال کی عمر کے بعد انکے پاس ہی ہوئی۔

جین سے محبت کے باوجود اسے اپنی وراثت میں حصے دار نہ بنا سکے۔

مسز ڈکسن

Mrs. Dixon

کرنل اور مسز کیمبل کی بیٹی۔ یتیم جین فیئر فیکس کی اسکے ساتھ ہی پرورش ہوئی۔

شکل وصورت میں اگرچے جین سے کم تر ہے مگر اچھی عادت کی وجہ سے ہمیشہ اس سے محبت کی۔

مسٹر ڈکسن

Mr. Dixon

مسٹر کیمبل کی بیٹی مسز ڈکسن کے شوہر۔ ان کی شادی سے پہلے ایما کا شک تھا کہ یہ جین کے ساتھ رومانس کر رہے ہیں۔

مسز گوڈارڈ

Mrs. Goddard

علاقے کا وہ سکول چلاتی ہیں جس کے ہاسٹل میں ہیریئٹ رہائش پزیر تھی۔ انہوں نے ہی ہیریئٹ کا تعارف ایما کے خاندان سے کروایا۔

مسز بیٹس

Mrs. Bates

بڑی عمر کی خاتون۔ مس بیٹس کی والدہ۔ ایما کے خاندان کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ اچھی عادت کم گو کسی قدر کم سنائی دیتا ہے۔

مسٹر پیری

Mr. Perry

ایما کے والد سے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ ڈاکٹر تو نہیں مگر دواوں کے کاروبار سے منسلک ہونے کی وجہ سے مسٹر ووڈہاوس کو صحت اور دواوں کے بارے میں مشورے دیتے ہیں۔

ایلزبیتھ مارٹن

Elizabeth Martin

ایما کے کہنے پر ہیریئٹ نے مسٹر مارٹن کے ساتھ شادی سے انکار کر دیا۔ ایلزبیتھ اسی مسٹر مارٹن کی بہن ہے۔ ہیریئٹ کی اس کے ساتھ شادی سے انکار سے پہلے گہری دوستی تھی۔ اور انکار کے بعد ان اچھے لوگوں کے ساتھ اپنے غلط رویے کی وجہ سے سخت شرمندگی محسوس کی۔

مسٹر اینڈ مسز کول

Mr. and Mrs. Cole

ایما کا خاندان ہائبری میں ممتاز اور دولت مند ہے۔ مسٹر اور مسز کول کا کاروباری خاندان بھی اگرچے ایما کے خاندان سے نیچے ہونے کے باوجود دولت میں انکا مقابلہ اور شاہانہ انداز میں زندگی بسر کرتا تھا۔ البتہ ایما طبقاتی اونچ نیچ کے احساس کی وجہ سے جس طرح مارٹن خاندان کو کمتر خیال کرتی اسی طرح خواہش تھی کہ اس خاندان کو بھی کم حیثیت ہونے کا احساس دلائے۔

جین آسٹن ایما

خدا نے ایما کو ہر خوبی اور نعمت سے نوازا تھا۔

خوبصورت، ذہین، اچھی عادات کی مالک دولت مند لڑکی

ہائی بری نامی گاؤں میں شاندار گھر، ہارٹ فیلڈ۔

دو بہنوں میں چھوٹی اور والد بہت محبت کرنے والے۔

زندگی کے خوشیوں بھرے اکیس سال ہنستے کھیلتے گزار دیے۔

بہن کی شادی کے بعد گھر کے تمام معاملات میں اسی کا حکم چلتا۔

ماں کا تو اسی وقت انتقال ہو گیا تھا جب وہ بہت کم عمر تھی۔

ماں کی کمی کو گھر کی دیکھ بھال کے لیے آنے والی ملازم گورنس لڑکی، مس ٹیلر نے پورا کیا۔ سولہ سال اس گھر میں ملازمت کی۔

چونکہ وہ بھی کم عمر تھی اس لیے ایما کے ساتھ گہری دوستی ہو گئی۔

ایما اگرچہ مس ٹیلر کے مشوروں کو سنتی، انہیں اچھا خیال کرتی، مگر اپنے فیصلے کرنے میں مکمل آزاد تھی۔

مس ٹیلر کی شادی ہونے کی وجہ سے آج کل ایما اداسی اور تنہائی محسوس کر رہی تھی۔ مس ٹیلر کی شادی مسٹر ویسٹن سے ہوئی تھی۔

بہت اچھی عادت کے خاندانی انسان۔ مس ٹیلر کے لیے ہر لحاظ سے بہترین اور خیال رکھنے والے شوہر۔

ایما کی عمر اگرچہ کم تھی مگر لوگوں کی شادیاں کروانا اس کا محبوب مشغلہ تھا۔ یہ شادی بھی اس نے خود ہی کروائی مگر اب اپنی سہیلی کی کمی محسوس کر رہی تھی۔ سولہ سال کی محبت، شفقت اور دوستانہ ہمدردرویہ۔ وہ دونوں ایک ساتھ کھیلتے اور آپس کی گفتگو سے لطف اندوز ہوتے۔ بچپن میں ایما کو پریشان یا بیمار دیکھ کر مس ٹیلر بہت ہی زیادہ پریشان ہو جاتی تھی۔

سات سال پہلے جب بڑی بہن کی شادی ہوئی تو اس کے بعد دونوں میں دوستی اور گہری ہو گئی۔ کئی بار ایما نے محسوس کیا کہ مس ٹیلر کو خدا نے ہر قسم کی خصوصیات سے نوازا ہے۔ اس کی محبت اور خلوص کی وجہ سے اپنی تمام سوچوں کو بلا جھجک اسے بتا دیتی۔

اگرچہ شادی بھی خود کروائی تھی اور شوہر کا گھر بھی صرف آدھا میل دور تھا مگر ایما کو پتہ تھا کہ اب مس ٹیلر کو مکمل توجہ اپنے شوہر اور گھر کو دینی پڑے گی اور خود ایما کو تنہائی کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ باپ کو اگرچہ بہت پسند کرتی تھی مگر زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ دلچسپ گفتگو ممکن نہ تھی۔ بہن کی شادی بھی لندن میں ہوئی تھی جس نے اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ کرسمس کے موقع پر ہی آنا تھا۔ ہائی بری میں اگرچہ اس کے بہت سے دوست تھے مگر مس ٹیلر کی تو اپنی ہی بات تھی۔

اس کے والد مسٹر ووڈہاؤس زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے بہت جلدی ڈپریشن محسوس کرنے لگتے۔ کسی قسم کی بھی تبدیلی ان کے لیے ناقابل برداشت تھی۔ باہر جانے سے پرہیز کرتے کہ کہیں سردی لگنے سے بیمار نہ ہو جائیں۔ قریبی لوگوں سے بہت محبت کرتے اور ان کی جدائی کو بہت محسوس کرتے۔ اس لیے لوگوں کی شادیوں کو بھی ناپسند کرتے۔ اپنی خود غرضی میں یہ بات بھول جاتے کہ انسان شادی کے بعد زیادہ بھرپور اور خوشیوں بھری زندگی گزارتا ہے۔

مس ٹیلر کے جانے کا بھی انہیں بہت افسوس تھا۔ خیال تھا کہ شادی کر کے اس نے ایک بے وقوفانہ غلطی کی ہے۔ ان کے گھر میں وہ شاندار زندگی گزار رہی تھی اور تمام زندگی وہاں پر ہی رہنا چاہیے تھا۔

ایما کی خواہش تھی کہ اپنی باتوں سے والد صاحب کو خوش کرے۔ کہنے لگی کہ مسٹر ویسٹن بہت اچھے انسان ہیں اور مس ٹیلر بہترین خاتون تو وہ دونوں ایک ساتھ بہت اچھی زندگی گزاریں گے۔ تمام زندگی تو ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتی تھیں، کبھی تو اپنا گھر بسانا ہی تھا۔ مگر ہمارا ملنا جلنا تو برقرار ہے۔

ایما کی بہن ایزابیلا کے شوہر کے بھائی جارج کی رہائش ان کے گھر سے صرف ایک میل دور تھی۔ معزز، دولت مند اور غیر شادی شدہ۔ ایما اور اس کے والد مسٹر جارج کو ہمیشہ خوش آمدید کہتے۔ اس مرتبہ زیادہ گرم جوشی سے اس لیے ملاقات کی گئی کیونکہ وہ لندن میں کچھ دن گزار کر آ رہے تھے۔ بتایا کہ ازابیلا، اس کا شوہر اور بچے سب خیریت سے ہیں۔ اچھی عادت کی وجہ سے وہ مسٹر ووڈہاؤس اور ایما کے ساتھ ہمیشہ خوشگوار اور دلچسپ گفتگو کرتے۔ مس ٹیلر کی مسٹر ویسٹن کے ساتھ شادی کی مبارک باد دی۔ جیسے ہی مسٹر ووڈہاؤس نے کہا بے چاری مس ٹیلر تو فوری طور پر جارج نے کہا کہ شادی ہونے کے بعد اپنے گھر میں گئی ہے تو بیچاری کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ ایما نے ہنستے ہوئے کہا کہ آپ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم اسے تنگ کرتے تھے۔ باپ نے جواب دیا، ہاں، میری عادت کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ ایما نے اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے کہا کہ میں اپ کے بارے میں نہیں بلکہ اپنے بارے میں کہہ رہی تھی۔ مسٹر جارج میرے اندر خامیاں تلاش کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔

ہم ایک دوسرے کی عادت کو سمجھتے ہیں، اور میں ان کی کسی بات کا برا نہیں مناتی۔

مسٹر جارج نے جواب دیا، اس چیز کا کیا فائدہ کہ کسی کی جھوٹی تعریفیں کرتے رہو۔

ایما بولی شادی بہت اچھے طریقے سے ہو گئی، اور گھر بھی نزدیک ہونے کی وجہ سے ہماری ملاقاتیں جاری رہیں گی۔

مسٹر جارج نے جواب دیا کہ ایما کو اپنی سہیلی سے جدا ہونے کا افسوس تو ضرور ہو گا، مگر اس چیز کی زیادہ خوشی کہ اس کی اچھی جگہ شادی ہو رہی ہے۔

ایما نے کہا بالکل درست بلکہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں ہی ان دونوں کو قریب لائی تاکہ یہ شادی ممکن ہو سکے۔ چار سال پہلے ذہن میں یہ منصوبہ بنا چکی تھی۔ اس وقت تو سب لوگوں کا خیال تھا کہ مسٹر ویسٹن دوبارہ شادی نہیں کریں گے۔ میں نے انہیں یہاں پر بار بار بلایا تاکہ مس ٹیلر سے ملاقاتیں ہو سکیں۔

باپ نے اداسی سے کہا یہ تو ٹھیک ہے مگر اب تمہیں مزید شادیاں نہیں کروانی چاہئیں۔

جی ابو جان، میں وعدہ کرتی ہوں کہ اپنی شادی نہیں کرواؤں گی۔ لیکن جب میں لوگوں کی شادیاں کروانے میں کامیاب ہو جاتی ہوں تو اپنی کامیابی اور فتح پر بہت خوشی محسوس کرتی ہوں۔ اب اسی شادی کو دیکھیں۔ مسٹر ویسٹن کی اگرچہ شادی کی خواہش نہیں تھی لیکن میں نے کوشش کی اور کامیاب ہو گئی۔ اور ابو جان، اتنی کامیابیاں ملنے کے بعد آپ کہتے ہیں کہ میں اپنے اس مشغلے کو چھوڑ دوں۔

مسٹر جارج نے کہا کہ تم نے تو صرف اندازہ لگایا تھا۔ کیا یہ کہنا چاہتی ہو کہ صرف تمہاری ہی وجہ سے یہ شادی ممکن ہوئی۔

ایما کا جواب تھا کہ صرف اندازہ نہیں بلکہ کوشش بھی کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ مکمل طور پر نہیں، مگر کچھ تو میرا بھی حصہ تھا۔

دونوں کے درمیان الفاظ کی جھڑپ جاری تھی تو والد صاحب نے دخل اندازی کرتے ہوئے کہا کہ دیکھو ایما۔ ایک انسان اپنے گھر میں پر مسرت زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے اور تم اس کی شادی کروا کر افراتفری کا ماحول پیدا کر دیتی ہو۔ اسی لیے تو درخواست کی ہے کہ اب مزید شادیاں تم نے نہیں کروانیں۔

ابو جان، صرف ایک اور شادی تو کروانی ہی پڑے گی۔ غریب مسٹر ایلٹن اچھے انسان ہیں اور اکیلے زندگی گزار رہے ہیں۔ اتنا اچھا ان کا گھر ہے اور اگر کمی ہے تو صرف بیوی کی۔

والد صاحب، مسٹر ووڈ ہاؤس نے جواب دیا کہ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو پھر انہیں کھانے پر بلالو۔ ان کی عادات تو مجھے بھی اچھی لگتی ہیں۔ بلکہ مسٹر جارج کو بھی لازمی طور پر شریک ہونا چاہیے۔

مسٹر جارج نے جواب دیا کہ ان کی شاندار دعوت ہونی چاہیے، جس میں شاندار کھانے بھی پیش کیے جانے چاہئیں۔ لیکن ایما، براہ مہربانی ان کے لیے بیوی کی تلاش چھوڑ دو۔ چھبیس سال کی عمر میں انسان اپنی بیوی کا انتخاب خود کر سکتا ہے۔

مگر ایما تو پہلے ہی اپنے ذہن میں منصوبہ بنا چکی تھی کہ سترہ سالہ خوبصورت لڑکی ہیریئٹ سے ان کی شادی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ اس لڑکی کے خاندان وغیرہ کے بارے میں علم نہیں تھا لیکن اس کی اچھی عادات اور رویے سے ایما نے اندازہ لگایا کہ یقینی طور پر وہ اچھے خاندان سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ اس نے بھی ایما کو پسند کیا اور دونوں میں دوستی ہو گئی۔

سچے اور باشعور مسٹر جارج نے اس دوستی کو پسند نہیں کیا۔ علم تھا کہ وہ غریب لڑکی مسلسل ایما کی تعریفیں کرتی رہے گی جس سے ذہن اور شخصیت متاثر ہو گی۔ مسٹر اور مسز ویسٹن سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ غریب لڑکی کی زندگی بن جائے گی۔ نہ صرف ایما پڑھنے لکھنے میں اس کی مدد کرے گی بلکہ طور طریقوں میں بھی نکھار آجائے گا۔ ایما خود تو ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ نہ صرف بہت خوبصورت بلکہ بہت اچھی بیٹی، بہن اور دوست۔ بس لوگوں سے مشورے لینا اور ان کی دخل اندازی پسند نہیں کرتی۔ مسٹر جارج نے کہا مجھے اس چیز کا علم ہے اور اسی لیے میں اسے درست مشورے دیتے ہوئے اس کی غلطیوں سے اگاہ کرتا رہتا ہوں۔

علاقے کے پادری مسٹر ایلٹن، ایما اور ان کے والد سے ملاقات کے لیے ان کے گھر آتے رہتے تھے۔ ایما کے ساتھ موجود ہیریئٹ سے بھی ان کی ملاقات ہوتی۔ ان سے ہیریئٹ کی تعریف کرتی کہ دیکھیں وہ کتنی خوبصورت لڑکی ہے تو وہ بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے اس کی تعریف کرتے۔ ایما کو صاف نظر آرہا تھا کہ نہ صرف مسٹر ایلٹن ہیریئٹ پر خصوصی توجہ دیتے ہیں بلکہ دل میں محبت کا جذبہ بھی موجود ہے۔ مسٹر ایلٹن نے ایما سے کہا کہ ہیریئٹ کے لیے آپ کا رویہ قابل تعریف ہے۔ اگرچہ وہ پہلے بھی خوبصورت تھی مگر آپ کی کوششوں سے تو اب بہت ہی زیادہ خوبصورت لگنے لگی ہے۔ یہ بات سن کر ایما نے خوشی محسوس کرتے ہوئے کہا کہ میں نے تو اسے صرف چند مشورے ہی دیے۔ قدرت نے اسے خوبیاں عطا کی ہیں۔

مسٹر ایلٹن نے اس کی بات سے مکمل اتفاق کیا۔

کچھ دن بعد وہ دوبارہ دونوں خوبصورت لڑکیوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے۔

اچانک ایما نے ہیریئٹ سے پوچھا، کیا کبھی کسی نے تمہاری تصویر بنائی ہے۔

جواب ایا، نہیں بالکل نہیں۔

ایما نے مسٹر ایلٹن سے کہا کہ میں خود اس کی تصویر بناؤں گی اور یقینی طور پر اس کی طرح وہ بھی خوبصورت ہو گی۔

مسٹر ہیریئٹ نے جواب دیا کہ آپ تو شاندار مصور ہیں۔ نہ صرف یہ کمرہ آپ کی بنائی ہوئی خوبصورت تصویروں سے بھرا ہوا ہے بلکہ میں نے دوسرے گھروں میں بھی آپ کی بنائی ہوئی تصاویر دیکھی ہیں۔

ہیریئٹ تصویر بنوانے کے لیے رضامند ہوئی اور کچھ شرماہٹ، کچھ مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھ گئی۔ ایما تصویر بناتی رہی اور مسٹر ایلٹن اس کے پیچھے کھڑے ہو کر تصویر اور ہیریئٹ کو دیکھتے رہے۔

تصویر واقعی خوبصورت تھی۔ سب لوگ دیکھنے کے لیے آئے۔

مسٹر ووڈہاؤس نے کہا باقی تصویروں کی طرح بھی یہ کمال کی بنی ہے۔ بس جو چیز میں زیادہ پسند نہیں کرتا وہ تمہارا زیادہ باہر بیٹھنا ہے۔ فکر رہتی ہے کہیں سردی سے بیمار نہ ہو جاؤ۔

بیٹی نے جواب دیا پیارے ابو جان، گرمیوں کا موسم ہے، ان خوبصورت درختوں کو دیکھیں۔

مسٹر ایلٹن بولے، جناب آپ کچھ بھی کہیں لیکن تصویر میں مس ہیریئٹ کو جو باغ میں بیٹھا ہوا دکھایا گیا ہے، اس سے ان کی خوبصورتی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ کیا شاندار تصویر ہے۔ دل کرتا ہے اسے دیکھے جاؤں۔ جب کہا گیا کہ اس تصویر کو خوبصورت فریم کی بھی ضرورت ہے تو مسٹر ایلٹن نے فوری طور پر حامی بھرتے ہوئے کہا کہ وہ تصویر کو لندن لے جا کر فریم لگوا دیں گے۔ ایما سے تصویر پکڑتے ہوئے دوبارہ کہا کہ یہ بہت ہی شاندار ہے۔

گفتگو اور انداز سے ایما نے اندازہ لگایا کہ مسٹر ایلٹن، ہیریئٹ سے شدید محبت کر رہے ہیں اور اس کے لیے اچھے شوہر بھی ثابت ہوں گے۔

دوسرے دن ہیریئٹ نے جب ایما سے ملاقات کی تو وہ بہت زیادہ خوش لگ رہی تھی۔ بتانے لگی کہ مسٹر مارٹن کی طرف سے ایک خط ملا ہے جس میں انہوں نے مجھ سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ ایما نے وہ خط پڑھا تو حیران ہوئی کیونکہ وہ بہت اچھے طریقے سے تحریر کیا گیا تھا۔ ہر ایک لفظ سے خلوص جھلک رہا تھا۔ گرائمر کی کوئی غلطی بھی موجود نہ تھی۔

ہیریئٹ نے پریشان لہجے میں ایما سے پوچھا کہ اپ کا کیا خیال ہے۔ جواب آیا کہ اچھے طریقے سے لکھا گیا ہے۔ یقینی طور پر اپنی کسی بہن سے بھی مدد لی ہے۔ اور تمہیں فوری طور پر اس کا جواب دینا چاہیے۔

ہیریئٹ نے پوچھا مگر مجھے مشورہ دیں کہ کیا جواب دوں۔

جواب آیا کہ اپنے جذبات کا واضح طور پر اظہار کر دو۔ اگر چہ اسے افسوس ہو گا۔ ہیریئٹ کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے پوچھا کہ کیا تم ایسا نہیں کرنا چاہتیں۔

جواب ایا کہ میں بہت پریشان ہوں۔ فیصلہ کرنا مشکل ہے تو اپ مجھے مشورہ دیں۔

ایمانے کہا کہ میں مشورہ نہیں دوں گی، تمہیں اپنے دل سے پوچھنا چاہیے وہ صحیح مشورہ دے گا۔

ہیریئٹ نے خط کو دیکھتے ہوئے کہا کہ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ مجھ سے اتنی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

ایمانے کہا کہ اگر کوئی عورت فوری طور پر ہاں نہیں کہتی تو اس کا مطلب ہے، نہیں۔ اگر چہ میں زور نہیں ڈال رہی لیکن تم سے عمر میں بڑی ہوں۔ اگر مسٹر مارٹن سے زیادہ کسی اور کو پسند نہیں کرتیں تو ہاں کہہ دو۔

ہیریئٹ سوچ میں پڑ چکی تھی۔ شادی کی دعوت کی خوشی اور خط کا اثر دونوں ختم ہو چکے تھے۔ کہنے لگی کہ مس ایما، اگر اپ مجھے مشورہ نہیں دیتیں تو میں خود فیصلہ کروں گی۔ اور مسٹر مارٹن کو انکار کر دوں گی۔

میری پیاری ہیریئٹ، تم نے بالکل درست فیصلہ کیا ہے۔ ورنہ ہماری دوستی ختم ہو چکی ہوتی۔ ایسے معمولی انسان کے گھر تو میں جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

مس ایما، آپ کے لیے تو میں ساری دنیا کو بھی چھوڑنے کے لیے تیار ہوں۔ پلیز اب خط کا جواب لکھنے میں میری مدد کریں۔

ایمانے منع تو کر دیا مگر الفاظ کے انتخاب میں اس کی مدد کرتی رہی۔

ہیریئٹ منع کرتے ہوئے افسوس محسوس کر رہی۔ اس کی امی اور بہنیں کتنا برا محسوس کریں گی۔ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گی۔ ایما بھی محسوس کر چکی تھی کہ اگر مسٹر مارٹن اس وقت وہاں آجاتے تو ہیریئٹ لازمی طور پر شادی کے لیے ہاں کہہ دیتی۔ خط مکمل کر کے بھیج دیا گیا۔ ہیریئٹ کو اداس اور خاموش دیکھ کر ایما اسے خوش کرنے اور مسٹر ایلٹن کا تذکرہ کرتے ہوئے حوصلہ بڑھانے کی کوشش کرتی رہی۔ ہیریئٹ نے کہا کہ اب میں Donwell Abbey مل فارم کبھی نہیں جاسکوں گی۔

میں تمہیں وہاں جانے کی اجازت بھی نہیں دیتی۔ کیا تم یہاں میرے ساتھ ہارٹ فیلڈ میں خوش نہیں ہو؟

بہت خوش ہوں اور وہاں کبھی جانے کا سوچوں گی بھی نہیں۔ اس وقت تک اسے میرا خط مل چکا ہو گا۔ شاید بہت پریشان ہوا ہو گا۔ اس کی پریشانی کی وجہ سے اس کی امی اور بہنیں بھی پریشانی محسوس کر رہی ہوں گی۔ وہ لوگ میرے ساتھ

بہت مہربان تھے۔ انہیں پریشان کرنے کا تو تصور بھی نہیں کر سکتی۔ سوچ رہے ہوں گے کہ میں کتنی بری اور احسان فراموش ہوں۔ یہ کہتے ہوئے وہ رونے لگی۔

ایمانے اس کی توجہ ہٹانے کے لیے کہا کہ ہمیں اپنے دوسرے دوستوں کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ مسٹر ایلٹن اس وقت تک تمہاری تصویر اپنے گھر والوں کو دکھا چکے ہوں گے۔ انہوں نے تمہارے بارے میں سوالات کیے ہوں گے اور کہا ہو گا کہ تم کتنی خوبصورت ہو۔

اپنی تعریفیں سن کر ہیریئٹ کا حوصلہ بلند ہو گیا اور وہ مسکرا رہی تھی۔ خوش کرنے کے لیے ایمانے چند دن اپنے پاس ہی ہارٹ فیلڈ میں رکنے کے لیے کہا۔

دوسرے دن جب ہیریئٹ، مسز Goddard گوڈارڈ سے ملاقات کے لیے گئی ہوئی تھی تو مسٹر جارج، ایما سے ملنے آ گئے۔ کہنے لگے کہ تم نے ہیریئٹ کا بہت خیال رکھا ہے۔ اس کے سلیقے اور طور طریقوں میں اچھی تبدیلی آئی ہے۔ مسٹر جارج بہت کم تعریف کرتے تھے تو ایمانے خوشی محسوس کی۔ مسٹر جارج نے بات جاری رکھی کہ جلد ہی اسے مسٹر رابرٹ مارٹن کی طرف سے شادی کی دعوت مل جائے گی۔ اس سلسلے میں اس نے مجھ سے مشورہ کیا تھا اور میں نے کہا کہ تم دونوں شادی کے لیے بہت مناسب ہو۔ اچھا انسان ہے اور اب اس کے پاس شادی کے لیے رقم بھی موجود ہے۔

ایمانے جواب دیا کہ وہ خط ہیریئٹ کو مل چکا ہے، بلکہ شادی سے انکار کا جواب بھی مسٹر رابرٹ مارٹن کو مل چکا ہو گا۔ کیا کہا، اس نے انکار کر دیا۔ شدید غصے میں جارج کا منہ سرخ ہو چکا تھا۔ میرے خیال میں ہیریئٹ احمق تو تھی لیکن میں اسے پاگل تصور نہیں کر رہا تھا۔ وہ کیسے منع کر سکتی ہے۔

ایمانے کہا کہ ہر مرد یہی سوچ رکھتا ہے کہ اس کی شادی کی دعوت کو قبول کر لیا جائے گا۔ تصور بھی نہیں کرتا کہ شادی سے انکار بھی کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر جارج نے کہا کہ تم کہیں غلطی کر رہی ہو۔ اتنے اچھے آدمی سے وہ شادی کے لیے کیسے انکار کر سکتی ہے۔ اور جب پتہ چلا کہ ایمانے بھی خط کو پڑھا تھا تو کہنے لگے کہ اس کا مطلب ہے تم نے شادی سے منع کروایا ہے۔ انکار کا خط بھی تم نے ہی لکھا ہو گا۔

نہیں میں نے تو نہیں لکھا۔ البتہ شادی سے انکار بالکل درست فیصلہ تھا۔ اگرچہ مسٹر مارٹن ایک عزت دار انسان ہیں لیکن ہیریئٹ کے برابر نہیں۔

مسٹر جارج نے اپنے شدید غصے کو دباتے ہوئے کہا، کیا کہہ رہی ہو، برابر نہیں۔ اپنے رتبے، کردار، عادات، ہر لحاظ سے وہ اس لڑکی سے بہتر ہے۔ نہ اس کے ماں باپ کا پتہ ہے نہ ہی کوئی رشتہ دار ہے۔ نہ زیادہ تعلیم یافتہ ہے اور نہ ہی عقلمند۔ بلکہ میرے تو خیال میں احمق ہے۔ ہاں بس تھوڑی خوبصورتی ہے اور بات کرنے کی تمیز۔ اس شادی سے اس کی زندگی سنور جاتی۔ بلکہ میں تو سوچ رہا تھا کہ تم ہیریئٹ کو پسند کرتی ہو، تمہاری سہیلی ہے، تو اس شادی کا سن کر بہت خوشی محسوس کرو گی۔

آپ نے یہ کیسے سوچ لیا کہ اپنی سہیلی کی شادی ایک کم مرتبہ شخص سے ہوتے دیکھ کر میں خوش ہو سکتی ہوں۔ بلکہ یہ شادی ہونے کی صورت میں ایک معمولی کسان کے گھر کبھی بھی نہ جاتی۔

میں اسے جانتا ہوں معمولی کسان نہیں ہے بہت اچھا انسان ہے۔ کردار اور عادات میں بہترین۔

میری سہیلی کا خاندان بھی اچھا ہے۔ خوبصورت بھی ہے اور اچھی جگہ شادی بھی ہونی چاہیے۔ پلیز اس کے ساتھ ناانصافی نہ کریں۔ بلکہ مجھے تو اس جنٹلمین کا بھی پتہ ہے جو اسے پسند کر رہا ہے۔

اوہو، کہیں تم مسٹر ایلٹن کے بارے میں تو نہیں سوچ رہی۔ اگر ایسا ہے تو میں بتادوں کہ وہ کسی بہت دولت مند لڑکی سے ہی شادی کرے گا۔ پھر افسوس کے ساتھ کہا کہ تمہاری دوستی سے پہلے وہ کتنی سیدھی سادھی لڑکی تھی، جس کے رابرٹ مارٹن اور اس کے خاندان کے ساتھ کس قدر اچھے تعلقات تھے۔ اس شادی سے وہ بہت اچھی زندگی گزار سکتی تھی۔

آہستگی سے خدا حافظ کہنے کے بعد وہ وہاں سے چلے گئے۔

ہر مرتبہ جب بھی مسٹر جارج، ایما کو اس کی غلطیوں سے آگاہ کرتے تو وہ پریشان ہو جاتی۔ مگر یہ سوچ کر اپنی پریشانی کم کرنے کی کوشش کی کہ مسٹر ایلٹن، ہیریئٹ کو پسند کرتے ہیں۔ میں اپنی سہیلی کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتی ہوں اور مسٹر جارج غلطی پر ہیں۔ مسٹر ایلٹن نے جس طرح تصویر کی بہت زیادہ تعریف کی تھی اس سے تو واقعی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ہیریئٹ کو پسند کر رہے ہیں۔

کچھ دن بعد جب ایما اور ہیریئٹ باہر سیر کر رہے تھے تو مسٹر ایلٹن نے انہیں دیکھا اور قریب آگئے۔ ایما اپنا جوتا صحیح کرنے کے بہانے پیچھے رہ گئی تاکہ ان دونوں کو کچھ دیر اکیلے بات کرنے کا موقع مل سکے۔ اور جب قریب آئی تو دیکھا کہ اگرچہ وہ ہیریئٹ کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے بات کر رہے ہیں مگر گفتگو کا موضوع گزشتہ رات کی دعوت تھا، جس میں انہوں نے شرکت کی۔ ایما نے دل میں سوچا کہ اگر کچھ دیر اور انہیں مل جاتا تو شاید اپنی محبت کا اقرار کر چکے ہوتے۔

جب مسٹر ایلٹن کا گھر قریب آیا تو ایما نے پھر بہانہ بنایا کہ میرا جوتا ٹوٹ گیا ہے۔ کیا اسے ٹھیک کروانے کے لیے آپ کے گھر آسکتی ہوں۔ اس چیز کی خوشی کے ساتھ اجازت دی گئی۔ گھر آنے کے بعد وہ جلدی سے دیکھ بھال کرنے والی عورت کے کمرے میں چلی گئی تاکہ دوبارہ ان دونوں کو اکیلے میں بات کرنے کا موقع ملے۔ کافی دیر بعد جب واپس آئی تو وہ دونوں کھڑکی کے قریب کھڑے ہو کر باہر دیکھتے ہوئے گفتگو کر رہے تھے۔ ذہن میں خیال آیا کہ شاید مسٹر ایلٹن شادی کی دعوت دے چکے ہوں گے۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔

بعد میں سہیلی نے بتایا کہ انہوں نے بہت اچھی اور دلچسپ گفتگو کی، مگر اس میں شادی یا محبت وغیرہ کا کوئی تذکرہ نہ تھا۔ ایما نے سوچا کہ مسٹر ایلٹن محتاط انسان ہیں، اس لیے احتیاط سے قدم بڑھا رہے ہیں۔ مجھے جتنا کرنا چاہیے تھا میں نے کیا، اب انہیں خود بھی تو آگے قدم بڑھانے چاہئیں۔ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے طور پر کچھ نہ کریں، جتنا ان کے لیے کیا جائے خواہش کرتے ہیں کہ اس سے زیادہ مزید کیا جائے۔

دراصل کرسمس کے نزدیک ایما کی بہن ایزابیلا بھی اپنے پانچ بچوں اور شوہر جون نائٹلی کے ساتھ ہارٹ فیلڈ آرہی تھی۔ اسی لیے ایما دوسرے کاموں میں مصروف ہو چکی تھی۔

جون نائٹلی جارج نائٹلی کا بھائی تھا۔

کرسمس سے پہلے وہ لوگ آگئے۔ ایزابیلا ہر لحاظ سے بہترین عورت تھی۔ خوبصورت، ملنسار، شاندار عادات، اچھی بیوی، اچھی ماں، محبت کرنے والی بہن اور اپنے باپ سے محبت کرنے والی اس کی پسندیدہ بیٹی۔ ہر ایک سے محبت کرتی۔ کسی میں بھی برائی نظر نہ آتی۔

اس کا شوہر جون نائٹلی بھی اچھا انسان تھا۔ اچھا شوہر، اچھا باپ اور کامیاب وکیل۔ لیکن اپنے غصے پر قابو نہ تھا۔ چونکہ ایما کے منہ پر اس کی غلطیوں کی نشاندہی کر دیتا اس لیے وہ اسے زیادہ پسند نہیں کرتی تھی۔ اور کبھی کبھار تو ایما کے والد صاحب سے بھی جھڑپ ہو جاتی کہ وہ ہر وقت ہر چیز کے بارے میں شکایت کیوں کرتے رہتے ہیں۔

مسٹر ووڈہاؤس نے افسردہ لہجے میں مس ٹیلر کو یاد کیا کہ اس گھر میں خوش تھی، مگر شادی کے بعد اب اپنے شوہر کے پاس ہے اور اب بہت کم ملاقات ہوتی ہے۔ ایما نے ہنستے ہوئے کہا، ابو جان، شادی کے بعد تقریباً ہر روز ہی ان سے ملاقات ہو رہی ہے۔

باپ نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا، ہاں روز ملاقات کرنے آتی تو ہے، مگر چلی بھی تو جاتی ہے۔

ایمانے پھر مسکراتے ہوئے کہا کہ ان کے شوہر مسٹر ویسٹن کا بھی تو سوچیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے سے علیحدہ کس طرح رہ سکتے ہیں۔ ایزابیلانے تائید کرتے ہوئے کہا کہ واقعی مسٹر ویسٹن بہت اچھی عادت کے مالک ہیں اور انہیں بیوی بھی ایسی اچھی ہی ملنی چاہیے تھی۔

مس ٹیلر کے شوہر مسٹر ویسٹن کی یہ دوسری شادی تھی۔ پہلی بیوی جب فوت ہوئی تو دو سال کا ایک بیٹا بھی تھا جو اب تیئس سال کا ہو چکا تھا۔ بچپن میں ہی اس کی دولت مند آنٹی مسز چرچل نے اسے گود لے لیا تھا۔ اور اب ان کے خاندانی نام سے ہی پکارا جاتا تھا یعنی فرینک ویسٹن چرچل۔ جب جان نائٹلی نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو ایمانے کہا کہ خواہش کے باوجود بھی وہ شادی میں شرکت نہیں کر سکا، کیونکہ اس کی آنٹی بیمار تھیں۔

مسٹر ووڈ ہاؤس بتانے لگے کہ اس نے مس ٹیلر کو خط لکھ کر مبارکباد دی تھی۔

خط لکھنے میں اس کی ضرور مدد کی گئی ہو گی کیونکہ وہ شاندار طریقے سے لکھا گیا تھا۔ وہ تو بہت چھوٹا ہے۔

ایمانے پھر یاد دلایا کہ ابو جان آپ نے بہت پہلے دیکھا تھا اب تو وہ تیئس سال کا ہو چکا ہے۔ باپ نے کہا ہاں دیکھو، میری یادداشت کمزور ہو گئی ہے اور وقت کتنی تیزی سے گزر گیا۔ مگر خط مجھے مکمل یاد ہے۔ مگر دیکھو پھر بھول گیا کہ اس میں کیا لکھا تھا۔

ایزابیلانے کہا کہ ہاں یقینی طور پر بہت اچھا انسان ہو گا۔ لیکن اسے تو اپنے والد صاحب کے پاس رہنا چاہیے تھا۔ بیٹے کی جدائی برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ شوہر جون نے بیوی کو بتایا کہ مسٹر ویسٹن غریب ہیں اور چرچل بہت ہی زیادہ دولت مند۔ تو باپ اس بات سے خوش ہے کہ اس کے بیٹے کی آسائشوں کے درمیان پرورش ہو رہی ہے۔ دولت سے اپنی خواہشات بھی پوری کر سکتا ہے۔

جارج جب وہاں ائے تو آپس میں لڑائی کے باوجود ایما اور انہوں نے اچھے طریقے سے بات چیت کرتے ہوئے ایک دوسرے کو اشارہ دیا کہ وہ گزشتہ بات کو بھول چکے ہیں۔ گود میں پکڑے ہوئے بچے کے لیے کہا کہ دیکھیں کتنا خوبصورت ہے۔ جارج نے جواب دیا ہاں واقعی بہت خوبصورت۔ ایمانے کہا کہ تمام بچے ایک طرح کے ہی لگتے ہیں، مگر کچھ کی شخصیت بڑے ہونے کے بعد تبدیل ہو جاتی ہے۔ جواب آیا کہ بچوں کو جس سچائی کے ساتھ دیکھ رہی ہو، اگر بڑوں کو بھی اسی سچائی کے ساتھ دیکھو تو وہ بھی ایک سے ہی معلوم ہوں گے۔

آپ کی سوچ کے مطابق آپ ہمیشہ درست ہوتے ہیں، اور میں ہمیشہ غلط۔

ہمیشہ کی طرح دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا،

بالکل درست، اس کی وجہ بھی ہے۔ تمہاری پیدائش کے وقت میری عمر سولہ سال تھی۔

وہاں موجود سب لوگ ہی ایک دوسرے سے دلچسپ گفتگو کرتے رہے اور شام اچھی گزر گئی۔ لیکن مسٹر ووڈہاؤس اپنی گفتگو کے دوران اپنے پسندیدہ موضوعات بیماری، اچھے ڈاکٹر، بہتر خوراک کا بار بار مشورہ دیتے ہوئے خراب موسم سے بچنے کا کہتے رہے۔

جبکہ ایما اپنی دلچسپ گفتگو سے سب کو خوش کرتی رہی۔

ازابیلا کے لیے یہ چھٹیاں خوشیوں سے بھرپور تھیں۔ باہر برف باری ہو رہی ہوتی اور گرم کمرے میں اپنے پانچ بچوں کے ساتھ بہن اور ابو کے ساتھ دلچسپ گفتگو کرتی۔

کرسمس کی رات کو مسٹر ویسٹن نے نئی شادی کی خوشی میں تمام لوگوں کو اپنے گھر دعوت پر بلا لیا۔ مسٹر ووڈہاؤس تو پریشانی محسوس کرتے ہوئے کہنے لگے کہ بہت زیادہ لوگ ہوں گے۔ سردی اور زیادہ کھانے سے بھی صحت خراب ہو سکتی ہے۔

مسٹر ویسٹن نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ صرف چند خاندان ہی وہاں موجود ہوں گے۔

Mrs. *Goddard* کے گھر میں رہائش پذیر ہیریئٹ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ یہ سوچ کر وہ رو رہی تھی کہ بخار کی وجہ سے اب دعوت میں شریک نہیں ہو سکے گی۔ جبکہ ایما نے اس سے ملاقات کرتے ہوئے تسلی دلائی کہ مسٹر ایلٹن تمہاری بیماری کا سن کر کتنے پریشان ہو جائیں گے۔ بلکہ شاید اب وہ خود بھی دعوت میں شریک نہ ہوں۔ جیسے ہی گھر سے باہر نکلی تو مسٹر ایلٹن سے ملاقات ہو گئی جو ہیریئٹ کی خیریت دریافت کرنے آئے تھے۔ جب علم ہوا کہ طبیعت واقعی خراب ہے تو پریشانی محسوس کرتے ہوئے کہا، مس ایما، آپ کو بھی احتیاط کرنی چاہیے۔ کہیں بیماری کے جراثیم اپ کو بھی بیمار نہ کر دیں۔

ایما اپنے لیے تو پریشان نہ تھی لیکن خواہش تھی کہ مسٹر ایلٹن بھی ہیریئٹ کی وجہ سے دعوت میں شریک نہ ہوں۔ مسٹر جون کو دیکھا تو ان سے کہنے لگی کہ مسٹر ایلٹن کی صحت بھی خراب لگ رہی ہے، تو سرد موسم کی وجہ سے انہیں پارٹی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ مسٹر جون نے اپنی گھوڑا گاڑی میں ایلٹن کو ساتھ چلنے کی دعوت دے دی۔ ایلٹن نے فوری طور پر حامی بھر لی تو ایما حیران ہو کر محبت کے بارے میں سوچنے لگی کہ مسٹر ایلٹن ہیریئٹ سے محبت تو کر رہے ہیں مگر اس کے لیے ایک دعوت کی قربانی نہیں دے سکتے۔

کچھ دیر بعد ایلٹن، ہیریئٹ کے لیے دوبارہ فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے چلے گئے تو جون نے کہا کہ ایسا عجیب انسان تو پہلی مرتبہ دیکھا ہے جو ہمیشہ عورتوں کو خوش کرنے کے چکر میں ہی رہتا ہے۔ مردوں کے ساتھ رہتے ہوئے اس کا رویہ ٹھیک رہتا ہے، لیکن عورتوں کے سامنے احمقانہ حرکتیں شروع کر دیتا ہے۔

ایما نے جواب دیا کہ آپ جانتے نہیں کہ کسی کو خوش کرنے کے لیے یہ کتنی محنت کر رہے ہیں۔

ہاں یقینی طور پر تمہیں خوش کرنے کی بہت زیادہ کوشش ہے۔

ایما نے بہت زیادہ حیرانی سے پوچھا کہ بھلا مجھے کیوں خوش کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

کیونکہ تمہیں پسند کرتے ہیں۔

آپ کے ذہن میں ایسا بے وقوفانہ خیال کیسے آسکتا ہے۔

ایما، شاید میں غلطی پر ہوں، لیکن اس کا خیال ہے کہ تم انہیں پسند کرتی ہو۔ تمہیں صحیح صورتحال کا اندازہ ہونا چاہیے۔ ذہن تیار کر لینا چاہیے۔

اگرچہ اپ مکمل طور پر غلطی پر ہیں، مگر پھر بھی اپ کے مشورے کا شکریہ۔ ہم صرف اچھے دوست ہیں۔

پھر اپنے دل میں سوچنے لگی کہ کچھ لوگ اپنے آپ کو بہت عقلمند تصور کرتے ہیں، مگر سوچیں احمقانہ ہوتی ہیں۔ مجھے مسٹر جون پر شدید غصہ ہے، جس نے مجھے احمق اور اندھا خیال کیا۔

ایما اور اس کے گھر والے جب ویسٹن کے گھر دعوت میں روانہ ہوئے تو برف باری شروع ہو چکی تھی۔ وہ ایک گھوڑا گاڑی میں سوار تھے اور دوسرے میں جون۔ وہ غصے میں تھے کہ چند گھنٹے دوسرے کے گھر گزارنے کے لیے اپنے گھر کے آرام اور بچوں سے دور ہونا پڑ رہا ہے۔ بلکہ دوسروں کو خود ہی اس قسم کی فضول دعوتیں دینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ باہر برف باری ہو رہی ہے اور واپسی میں تو راستے بہت زیادہ خراب ہو چکے ہوں گے۔ ایما تو خاموشی سے سنتی رہی مگر ان کی بیوی ایزابیلا مسلسل اپنے شوہر کی ہاں میں ہاں ملاتی رہی۔

ایلٹن کے گھر کے باہر گاڑی رکی اور وہ بھی سوار ہو گئے۔ ایما حیران تھی کہ ہیریئٹ کی خراب صحت کے باوجود کتنے خوش ہو کر گفتگو کر رہے ہیں۔ جب اس کی صحت کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اچانک سنجیدہ ہو کر کہنے لگے کہ میں یہی بتانا چاہتا تھا کہ طبیعت اور زیادہ خراب ہو رہی ہے۔ دعوت میں اس کی کمی محسوس کی جائے گی۔ مگر پھر دوبارہ خوش مزاجی سے گفتگو شروع کر دی۔ دیکھیں باہر برف باری ہو رہی ہے، مگر یہاں کا ماحول گرم اور اچھا ہے۔ ہر سال تو ہم گھر کے اندر ہی دوستوں کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ باہر کی برف باری کا اندازہ ہی نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ کرسمس کا دن

دوست کے پاس گزارنے کے لیے گیا تو خراب موسم کی وجہ سے پورا ہفتہ وہاں رکنا پڑا۔ جون، جو پہلے سے ہی غصے میں تھے کہنے لگے، مگر میں بالکل خواہش نہیں کروں گا کہ پورا ہفتہ رکنا پڑے۔

ایما ان جھڑپوں سے مزے بھی لے رہی تھی اور حیران بھی تھی کہ ہیریئٹ کی بیماری کے باوجود مسٹر ایلٹن کتنے خوش ہیں۔

ایلٹن نے بات جاری رکھی کہ مسٹر ویسٹن اور ان کی بیوی بہت خوش اخلاق لوگ ہیں۔ یقینی طور پر دعوت میں ہم خوشی محسوس کریں گے۔ اگرچہ صرف تین خاندان ہی اس میں شریک ہو رہے ہیں۔ آپ تو لندن میں عظیم الشان دعوتوں میں شرکت کرتے ہوں گے۔ سرد لہجے میں جون نے جواب دیا، مجھے بڑی دعوتوں میں شرکت کرنے کا بالکل بھی شوق نہیں۔

حیران پریشان لہجے میں ایلٹن نے کہا کہ مجھے علم نہیں تھا کہ ایک وکیل کی زندگی اس قدر مصروف ہوتی ہے۔

مگر کبھی تو آپ کو تفریح کا وقت ضرور ملے گا۔

جواب آیا، مگر اس وقت تو میری خواہش ہے کہ ساتھ خیریت کے ساتھ واپس اپنے گھر اور بچوں کے پاس ہارٹ فیلڈ پہنچ جاؤں۔

دعوت میں پہنچے تو مسٹر اور مسز ویسٹن نے سب کا شاندار استقبال کیا۔ ایما، مسٹر ایلٹن کے رویے کو بھلانا چاہتی تھی تو اپنی پرانی سہیلی اور گورننس مسز ویسٹن کے ساتھ خوشگوار گفتگو کی خواہش مند تھی۔ لیکن ایلٹن نے اس کے قریب ہی کرسی کو سنبھال لیا۔ ایما اب خود بھی سوچ میں پڑ چکی تھی کہ کہیں جون کا شک درست نہ ہو کہ ایلٹن اس سے محبت کر رہا ہے۔ مگر یقین نہیں تھا کہ وہ اتنا احمق ہو سکتا ہے کہ ہیریئٹ کے بجائے اس کے بارے میں سوچ رہا ہو۔

ایلٹن مسلسل اس سے کہتا رہا کہ گرم جگہ پر بیٹھیں، آپ بے آرام تو نہیں ہیں، اور کبھی اس کے باپ کی تعریف شروع کر دیتا۔ مصوری کا بالکل بھی علم نہ ہونے کے باوجود اس کی تصویروں کو سراہتا۔ ایما کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اس شخص کی طبیعت صاف کر دے مگر اپنی سہیلی کی وجہ سے برداشت کرتی رہی۔ ایلٹن کے مسلسل بولنے کی وجہ سے فرینک چرچل کے بارے میں ہونے والی گفتگو نہ سن سکی جو کہ لوگ کر رہے تھے۔ باپ کہ طویل انتظار کے بعد بیٹا اب وہاں آ رہا تھا۔ ایما کے لیے فرینک چرچل کا نام ہمیشہ سے دلچسپی کا باعث تھا۔ اس کی اچھی گورننس کی شادی فرینک چرچل کے باپ کے ساتھ ہوئی تھی۔ ایما کے ذہن میں خیال تھا کہ اگرچے وہ شادی کی خواہش نہیں رکھتی لیکن اگر خواہش ہوتی تو فرینک چرچل اس کے لیے اچھا شوہر ثابت ہو سکتا تھا۔ اسے علم تھا کہ مسٹر اور مسز ویسٹن بھی ایسا ہی سوچ رہے ہیں۔

بعد میں مسٹر ویسٹن نے ایما سے کہا کہ دوستوں میں سے صرف میرا بیٹا اور آپ کی سہیلی ہیریئٹ یہاں موجود نہیں۔ ورنہ مزہ دوبالا ہو جاتا۔ بیٹا دو ہفتے بعد یہاں آرہا ہے۔ بہت پہلے سے اس کی یہاں آنے کی خواہش تھی، لیکن وہ اپنی آنٹی کا ہر کہنا ماننے پر مجبور ہے۔ اس کی آنٹی اگرچہ دوسرے لوگوں کے ساتھ بہت سختی سے پیش آتی ہیں لیکن میرے بیٹے کے ساتھ بہت ہی زیادہ مہربان ہیں۔ اسی لیے بیٹا بھی ان کا بہت خیال رکھتے ہوئے ہر حکم مانتا ہے۔ ایما نے کہا کہ آپ کی خواہش کے مطابق اسے ضرور آنا چاہیے۔

جانے کا وقت ہوا تو جون نے بتایا کہ باہر برف باری ہو رہی ہے۔ سڑکیں بھی برف سے بھر چکی ہوں گی۔ اگرچہ ایما نے اپنے والد کو بہت تسلی دلانے کی کوشش کی مگر وہ یہ بات سن کر سخت پریشان ہو چکے تھے۔ جون نے انہیں مزید تنگ کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے یہاں آکر بہت بہادری دکھائی۔ گھر ہم پہنچ ہی جائیں گے۔ دو گھوڑا گاڑیاں ہیں۔ اگر ایک کو کچھ ہو گیا تو دوسری میں تمام بیٹھ کر رات گئے ہارٹ فیلڈ پہنچ چکے ہوں گے۔ باپ کو دوبارہ بہت پریشان ہوتا دیکھ کر ایما نے کہا کہ گھوڑے بہت تندرست ہیں اور ہمارا ڈرائیور جیمز بہت تجربے کار۔

ایزابیلا بھی بہت پریشان ہو چکی تھی۔ بچوں کے بغیر رات گزارنا اس کے لیے ممکن نہ تھا۔ شوہر سے کہا کہ ہمیں فوری طور پر سفر شروع کر دینا چاہیے۔ اگر گھوڑے نہ سفر کر سکے تو میں پیدل ہی سفر کر لوں گی۔ شوہر نے جواب دیا کہ یہ تمہارے لیے ممکن نہیں۔

اسی وقت جارج نے اندر آکر اطلاع دی کہ برف باری کم ہونے کی وجہ سے اب سفر ممکن ہے۔ مسٹر ویسٹن کی خواہش تھی کہ مہمان کچھ دیر اور رکیں مگر پریشان مسٹر ووڈہاؤس نے فوری طور پر سفر کی خواہش کا اظہار کیا۔ ایما نے بھی اطمینان محسوس کیا کہ مسٹر ایلٹن کی فضول گفتگو مزید برداشت نہیں کرنی پڑے گی۔ پہلی گاڑی میں تیزی سے تمام لوگ بیٹھے اور وہ روانہ ہو گئی۔ ایما کی یہ بدقسمتی تھی کہ اب وہ اور مسٹر ایلٹن اکیلے دوسری گاڑی میں بیٹھے تھے۔ ایما سمجھ چکی تھی کہ مسٹر ویسٹن کی شاندار شراب بہت زیادہ پینے کے بعد ایلٹن گاڑی میں بھی فضول اور احمقانہ گفتگو کو جاری رکھے گا۔

گاڑی میں کچھ دیر سفر کے بعد ایما کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنی شدید محبت کے بارے میں بتاتے ہوئے کہہ دیا کہ اس کے بغیر جینا ممکن نہیں۔

ایما حیران پریشان تھی۔ غصے میں جواب دیا کہ مجھے علم نہیں تھا کہ آپ اتنی تیزی سے اپنی محبت تبدیل کر لیتے ہیں، تو اپ کی ہیریئٹ کے ساتھ محبت کہاں گئی۔

ہیریئٹ سے محبت۔ تم نے یہ کیسے سوچا۔ میں تو تم سے محبت کرتا ہوں۔

باقی سفر بغیر کسی گفتگو کے گزر گیا۔ ایما نے جب اس بارے میں ہیریئٹ کو بتایا تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

گاؤں میں مس بیٹس نامی غریب عورت رہتی تھی۔ پر خلوص اور اچھے مزاج کی۔ جہاں تک ممکن ہوتا لوگ اس کی مدد کرتے۔ ایما کو بھی جب موقع ملتا اس سے ضرور ملاقات کرتی۔ اس کی بھانجی جین فیئر فیکس کے والدین کی وفات کے بعد ایک دولت مند رشتہ دار نے اس کی پرورش کی۔ جین ہر لحاظ سے مکمل تھی۔ خوبصورت، ذہین، اچھی عادات کی مالک۔ اگرچہ اس کی آنٹی غریب تھیں مگر پھر بھی ان سے ملنے نا صرف ہائی بری آتی بلکہ کچھ مہینے وہاں پر قیام بھی کرتی۔

ایک دن ایما جب مس بیٹس سے ملنے ان کے گھر گئی تو جین وہاں تین ماہ کے لیے آچکی تھی۔ آنٹی بیٹس نے ایما سے اس کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ اس کی عادات بہت اچھی ہیں اور آپ کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرے گا۔ بس آجکل طبیعت تھوڑی سی خراب ہے۔

بعد میں مسٹر جارج کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ایما نے جین کے بارے میں کہا کہ وہ گفتگو بہت کم کرتی ہے، تو جواب آیا کہ وہ لڑکی شاندار عادات اور بہت سی خوبیوں کی مالک ہے۔ میں نے ہمیشہ محسوس کیا کہ تم اسے نظر انداز کر رہی ہو۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ہیریئٹ کی دوستی کے بجائے اس سے دوستی تم پر بہت اچھے اثرات مرتب کرے گی۔ دل میں تو ایما کو معلوم تھا کہ مسٹر جارج بالکل درست بات کہہ رہے ہیں۔ مگر یہ بات بری لگی کہ وہ لڑکی اس میں بہتری پیدا کر سکتی ہے۔ یہ بات بھی بالکل پسند نہ کی کہ ایک دوسری لڑکی کو اس سے بہتر خیال کیا گیا ہے۔ لہذا گفتگو کا موضوع تبدیل کرتے ہوئے فرینک چرچل کے بارے میں بتایا کہ وہ جمعہ کو اپنے والد صاحب کے پاس آرہا ہے۔ مگر مسٹر جارج نے قدرے غصے میں جواب دیا کہ اس احمق نوجوان کو میں بالکل پسند نہیں کرتا۔ ایما نے حیرانگی محسوس کی کہ مسٹر جارج تو لوگوں کے بارے میں عام طور پر بالکل سچ کہتے ہوئے اچھی رائے رکھتے ہیں مگر فرینک چرچل کو نہ جانے کیوں پسند نہیں کرتے۔

فرینک چرچل آگیا۔

ایما نے اس کے لیے ذہن میں جو خاکہ بنایا تھا اس سے بھی زیادہ مکمل اور خوبصورت۔ یہ بات اور زیادہ اچھی لگی کہ اس پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ ہر ایک سے بہت اچھے اور خوش اخلاقی سے ملا۔ اپنی نئی ماں کی بھی تعریف کی۔ ایما کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی اسے پسند کیا۔ مگر صرف ایک شخص کی نظروں میں وہ ناپسندیدہ تھا، مسٹر جارج۔

جب صرف اپنے بالوں کو بنوانے کے لیے اس نے لندن جانے کا ارادہ کیا تو مسٹر ووڈ ہاؤس نے لمبے سفر پر پریشانی کا اظہار کیا، جبکہ مسٹر جارج نے کہا کہ دیکھو میرا اندازہ بالکل ٹھیک تھا کہ یہ فضول خرچ اور احمق ہے۔ جبکہ ایما اس کے قریب رہنے میں بہت سکون اور اطمینان محسوس کرتی۔

مسز ویسٹن نے ہائی بری کے تمام اعلی خاندان میں اس کا تعارف کروایا۔ دیگر لوگوں نے بھی اسے پسند کیا اور اس نے بھی انہیں پسند کرتے ہوئے رقص کی دعوت کے بارے میں فیصلہ کر لیا۔ مسٹر ووڈ ہاؤس سے سوال کیا کہ کیا بیٹس خاندان بھی قریب ہی رہائش پذیر ہے۔ جواب آیا کہ بہت اچھے لوگ ہیں، تمہیں ضرور ان سے ملاقات کرنی چاہیے، تو فوری طور پر اس نے وہاں جانے کا فیصلہ کیا کہ میں ان کی بھانجی جین سے بھی تھوڑی واقفیت رکھتا ہوں۔ وے متھ میں ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ ایما نے حیرانگی کا اظہار کیا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے واقف ہیں، مگر فرینک نے اس کی حیرانگی کو نظر انداز کیا۔

ایما نے دل میں کہا کہ شاید جین سے گفتگو نہ ہو سکے کیونکہ اس کی آنٹی بہت زیادہ گفتگو کرتے ہوئے کسی دوسرے کو بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیتیں۔

مسٹر ووڈ ہاؤس نے جب بتایا کہ جین کچھ بیمار ہے تو فرینک نے پریشانی محسوس کی۔ ایما نے کہا کہ چہرے کی خوبصورتی کو بیماری نہیں کہا جا سکتا۔ فرینک نے کہا کہ چہرہ ہی ایسا ہے کہ ہمیشہ بیمار لگتی ہے۔ یہ کہنے کے بعد اس سے ملاقات کے لیے چلا گیا۔

شام کے وقت ہمسایوں نے دعوت کی۔ ایما نے اس وقت بہت خوشی محسوس کی جب فرینک نے اس کے قریب بیٹھنے کو ترجیح دی۔ کہنے لگا کہ میں یہاں بہت خوش ہوں۔ علاقہ، یہاں کا موسم اور لوگ بہت اچھے ہیں۔ لوگوں کا کہتے ہوئے وہ ایما کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اپنی تعریف سن کر ایما نے دل میں خوشی محسوس کی اور چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ اگر محبت نہیں تو کم از کم پسند ضرور کر رہا تھا۔ سوچا کہ شاید میں نے حوصلہ دیا ہوتا تو یہ اظہار محبت بھی کر دیتا۔ پھر غور کیا کہ فرینک کمرے کے کونے میں بیٹھی ہوئی جین کو غور سے دیکھ رہا ہے۔ فرینک نے یہ بات محسوس کرتے ہوئے کہا کہ دیکھیں جین کے بال کتنے عجیب طریقے سے کاٹے گئے ہیں۔ اسی لیے اس کے بالوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

مس بیٹس پرجوش انداز میں بتا رہی تھیں کہ آج صبح ہی ایک شاندار پیانوں کا تحفہ لندن سے موصول ہوا ہے۔ مگر یہ تحفہ کس نے بھیجا ہے ہمیں معلوم نہیں، کیونکہ بھیجنے والے نے اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا۔ جین بھی اتنا قیمتی تحفہ ملنے پر حیران

ہے۔ پیانو بجانے میں وہ ماہر ہے۔ کل ہی مسٹر جارج کہہ رہے تھے کہ یہاں پر جین کے لیے پیانو لازمی موجود ہونا چاہیے۔

ایما کے لیے یہ خبر حیران کن تھی۔ سوچ میں پڑ گئی کہ ضرور اسے کوئی پسند کرتا ہو گا جس نے اتنا قیمتی تحفہ بھیجا ہے۔ شاید خفیہ طور پر ان دونوں کے درمیان تعلقات بھی ہوں۔ یہ سوچ کر چہرے پر مسکراہٹ آئی تو مسٹر جارج نے اس کا سبب دریافت کیا۔ ہلکی آواز میں کہنے لگی کہ یہ تحفہ تو محبت کی درخواست ہے۔ شاید مسٹر کیمبل کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ مسٹر جارج نے کہا کہ جب تحفہ دینا ہو تو کھل کر بتانا بھی چاہیے۔ اس طرح کی بے وقوفانہ حرکتیں بعض اوقات پریشانی کا باعث بھی بن جاتی ہیں۔

ایما نے یہ بات سن کر خوشی محسوس کی کہ مسز ویسٹن کا تو خیال تھا کہ یہ پیانو مسٹر جارج نے بھیجا ہو گا مگر اس کی سوچ بالکل درست تھی کہ مسٹر جارج کی چھپ کر تحفے بھیجنے کی بالکل بھی عادت نہیں تھی۔

ایما سوچ رہی تھی کہ محبت کے اتنے شدید جذبات رکھنے والا کون ہو سکتا ہے۔ دعوت میں خوشی محسوس کی مگر دیکھا کہ مسٹر جورج نے اپنے آپ کو نہ صرف دعوت کی خوشیوں اور لوگوں سے دور رکھا بلکہ بہت پہلے چلے گئے۔

فرینک نے کہا کہ اگلی رقص کی پارٹی میں آپ نے پہلے دو رقص میرے ساتھ کرنے ہیں تو بہت زیادہ خوشی محسوس کی اور مسٹر جورج کو ذہن سے فراموش کر دیا۔

لیکن پھر خبر ملی کہ اپنی آنٹی کی بیماری کی وجہ سے اسے فوری طور پر واپس جانا پڑا اور اس لیے رقص کی دعوت بھی ملتوی کر دی گئی ہے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ واپسی کب ہو گی۔ ایما کی فرینک کے ساتھ رقص کرنے کی شدید خواہش تھی۔ لہذا دعوت کے ملتوی ہونے کا اسے بہت افسوس ہوا۔ سچائی کے ساتھ اپنے آپ سے سوال کیا، کیا تم فرینک سے محبت تو نہیں کرنے۔ اور واقعی محبت تو تھی مگر کتنی یہ حساب نہ لگا سکی۔ مگر کچھ دن گزرنے کے بعد احساس ہو گیا کہ اس محبت کی وجہ سے روزمرہ کے کاموں میں بالکل بھی حرج نہیں ہو رہا۔ زندگی معمول کے مطابق گزر رہی ہے۔ ہاں اگرچہ وہ یقینی طور پر مجھ سے محبت کر رہا تھا مگر اس سے جو محبت میں کر رہی تھی کچھ تو وہ پہلے ہی کم ہو چکی ہے اور وقت گزرنے کے بعد مزید کم ہو جائے گی۔

اب وہ ہیریئٹ کے ساتھ زیادہ وقت گزارتی جس کا دل مسٹر ایلٹن کے رویے کی وجہ سے ٹوٹا ہوا تھا۔ ذہن میں خیال آیا کہ فرینک کی واپسی کے بعد کوشش کی جا سکتی ہے کہ اس کی شادی ہیریئٹ سے ہو جائے۔ اگرچہ میرے نظر انداز کرنے پر وہ کچھ دن برا تو محسوس کرے گا۔ لیکن پھر فیصلہ کیا کہ ماضی کے تجربات کو دیکھتے ہوئے ایسا نہیں کرے گی۔

فرینک دوبارہ آگیا۔ ایماخوش تھی کہ فرینک کی محبت اب صرف دوستی کے طور پر موجود ہے۔ اور جب دوبارہ رقص کی محفل کا اس نے اہتمام کیا تو ایما کو یاد دلایا کہ آپ نے پہلے رقص میرے ساتھ کرنے ہیں۔

صرف اچھے دوست کے طور پر ایمانے یہ دعوت قبول کرلی۔

دوسرا رقص شروع ہوا تو ایمانے دیکھا کہ ہیریئٹ اکیلی بیٹھی ہے۔ نزدیک ہی مسز ویسٹن، مسٹر ایلٹن سے گفتگو کر رہی تھیں۔ پوچھا کہ آپ رقص کیوں نہیں کر رہے۔ جواب آیا کہ اگر آپ مجھے اعزاز بخشیں تو ضرور رقص کروں گا۔

نہیں، میرا مطلب یہ نہیں تھا، بلکہ میری خواہش تھی کہ آپ مس ہیریئٹ کے ساتھ رقص کریں۔

اوہو، میں نے غور نہیں کیا تھا۔ نہیں، میری رقص کرنے کی خواہش نہیں ہے۔ یہ کہنے کے بعد اپنی بیگم کے پاس چلا گیا۔

ہیریئٹ نے بھی یہ الفاظ سن لیے تھے اور مسز ویسٹن کے ساتھ ایمانے بھی اس کی پریشانی اور درد کو محسوس کیا۔ مسز ویسٹن تو اس غلط جواب پر سخت حیران پریشان بھی تھیں۔ مگر جلد ہی ایما کو یہ دیکھ کر تسلی ہوئی کہ مسٹر جارج جو بہت کم رقص کرتے تھے انہوں نے ہیریئٹ کو رقص کی دعوت دے دی۔ ایمانے اپنی انکھوں سے مسٹر جارج کا شکریہ ادا کیا اور دیکھا کہ وہ دونوں بہترین طریقے سے رقص کر رہے ہیں۔

مسٹر جارج کا کہنا تھا کہ ایلٹن کے الفاظ ناقابل معافی ہیں۔ تمہارے اور ہیریئٹ کے دل کو دکھانے کا اسے کوئی حق حاصل نہیں۔ ایمانے دل میں مسٹر جارج کا شکریہ ادا کیا۔ مسٹر ایلٹن کے غصے کی وجہ مسٹر جارج اور ایما دونوں کو پتہ تھی۔ جب اپنی غلطی کو تسلیم کیا تو مسٹر جارج نے کہا کہ جس عورت سے اس نے شادی کی ہے تم اس کے مقابلے میں کہیں زیادہ اچھی لڑکی سے اس کی شادی کروا رہی تھیں۔ دوبارہ رقص کی محفل شروع ہوئی تو مسٹر جارج نے ایما کو رقص کی دعوت دی۔

جی ضرور۔ مجھے تو علم ہی نہیں تھا کہ آپ اتنا اچھا رقص کرتے ہیں۔ دوسرے ہم بہن بھائی بھی نہیں ہیں۔

بالکل ایسا ہی مسٹر جارج نے جواب دیا۔ سب نے دیکھا کہ وہ شاندار طریقے سے رقص کر رہے تھے۔

دوسرے دن ایمانے دیکھا کہ ہیریئٹ اور فرینک سچے محبت کرنے والوں کی طرح ایک دوسرے کو تھامے ہوئے گھر کی سمت آرہے ہیں۔ اگرچہ ہیریئٹ چہرے سے کچھ پریشان دکھائی دیتے ہوئے کانپ بھی رہی تھی۔ پھر قریب پہنچنے پر ایما کو بتانے لگی کہ اس کی حالت بہت خراب ہے۔ جب آپ سے ملنے آرہی تھی تو چند خراب جیسی بچے میرے پیچھے پڑ گئے۔

ان سے بچنے کے لیے بھاگی تو گر پڑی۔ فرینک چرچل واپس آ رہے تھے تو انہوں نے ہیریئٹ کی مدد کرتے ہوئے بچوں کو وہاں سے بھگایا۔

بعد میں ایما سوچ رہی تھی کہ قدرت نے ان دو نوجوانوں کو کس قدر حسین طریقے سے ایک دوسرے سے ملایا ہے۔ یقینی طور پر دونوں کے دل بھی مل چکے ہوں گے۔ اگرچہ لڑکی، لڑکے سے درجے میں کچھ کم ہے مگر اس دنیا میں کیا کچھ نہیں ہوتا۔

کسی نوجوان کی شادی ہو یا موت لوگوں کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ دونوں صورتوں میں اچھے الفاظ میں یاد کرتے ہیں۔ Miss Hawkins کا نام جس نے بھی سنا اسے خوبصورت، پرکشش اور ہر لحاظ سے بہترین قرار دے دیا۔ پھر مسٹر ایلٹن نے اس کی تعریفوں کے گن گانا شروع کیے۔ دراصل وہ کامیاب ہو چکے تھے کہ ایسی خوبصورت اور دولت مند لڑکی اس سے شادی کے لیے تیار ہو جائے۔ ایما سے شادی کی خواہش رکھتے تھے مگر اس کے انکار کے بعد بہت دل برداشتہ ہو چکے تھے۔ سخت ناراضگی محسوس کرتے ہوئے اپنے علاقے سے گئے اور چار ہفتوں بعد واپسی پہلی سے بھی زیادہ بہتر لڑکی کے ساتھ ہوئی۔ اپنی شرمندگی مٹانے کے لیے ان کا ایسا رویہ تھا جیسے مس ایما یا ہیریئٹ کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ Miss Hawkins خوبصورت ہونے کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ کی بڑی رقم کی مالک بھی تھی۔ اس لیے خوبصورتی، محبت اور دولت ایک ساتھ مسٹر ایما کی زندگی میں آ رہے تھے۔ ایما نے تو مسٹر ایلٹن کو کبھی بھی پسند نہیں کیا اس لیے شادی کی مبارک باد دیتے ہوئے سوچا کہ پرانی باتوں کو بھول کر دوبارہ اچھے تعلقات بحال ہو جائیں گے۔ ایما کا خیال تھا کہ یہ خبر سن کر ہیریئٹ سخت پریشان ہو جائے گی مگر اس نے ایما کو کہا کہ اب وہ مسٹر ایلٹن کے بارے میں بالکل نہیں سوچتی بلکہ شاید اس سے کہیں بہتر شخص اس پر توجہ دے رہا ہے۔ میں اس کی شکر گزار ہوں کیونکہ بہت پریشان وقت میں اس نے میری مدد کی۔ بلکہ مسٹر ایلٹن سے تو میں کبھی بھی حقیقی محبت نہیں کر سکتی تھی۔ ایما کے ذہن میں فوری طور پر فرینک چرچل کا خیال آیا کہ اسی نے ہیریئٹ کی مدد کی تھی۔ مزید سوچا کہ یہ دونوں صحیح راستے پر چل رہے ہیں اور اس وقت میری مدد کی ضرورت نہیں۔

تھوڑی سی گفتگو سننے کے بعد ہی ایما کو علم ہو گیا کہ مسز ایلٹن ایک شیخی خور عورت ہے۔ ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنی دولت اور خاندان کے بارے میں بتاتی رہے۔ سمجھ گئی کہ یہ خاندانی عورت نہیں ہے اور مسٹر ایلٹن غلطی کر چکے ہیں۔

اب وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند نہیں کر رہی تھیں۔ بعد میں ایما نے یہ بھی محسوس کر لیا کہ مسٹر اور مسز ایلٹن کا رویہ ہیریئٹ کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ بلکہ مسز ایلٹن نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اس علاقے میں جین فیئر فیکس ہی دوستی کے قابل ہے۔ اگرچہ بہت اچھی عادات کی مالک ہے مگر خاموش رہتی ہے۔ میں اپنی تمام سہیلیوں سے اس کا تعارف کرواؤں گی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ ملازمت بھی کرنا چاہتی ہے۔ میرے تو بہت اعلی خاندانوں کے ساتھ تعلقات ہیں تو کسی گھر میں اسے گورنس کی نوکری بھی دلوادوں گی۔

کچھ دن بعد جون کے مہینے میں شاندار موسم کی وجہ سے سب نے پر فضا مقام Box Hill میں پکنک کا پروگرام بنایا۔ پکنک کے دوران ایما نے مسٹر جارج کو خوش کرنے کی بہت کوشش کی مگر سنجیدگی برقرار رہی۔ البتہ فرینک خوش دلی کے ساتھ سب سے گفتگو کرتا رہا۔ ایما سمجھ گئی کہ اسے خوش کرنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہے اور دوستی نبھاتے ہوئے اس سے اچھا رویہ برقرار رکھا۔ اگرچہ علم تھا کہ فرینک کے ذہن میں خیال آسکتا ہے کہ وہ محبت کر رہی ہے لیکن یقین تھا کہ فرینک اس سے بالکل بھی محبت نہیں کرتا۔

فرینک نے دوبارہ ایما کو خوش کرنے کے لیے اور اچھا وقت گزارنے کے لئے ایک کھیل کی تجویز پیش کی کہ ہم میں سے ہر ایک کو کوئی ایسی بات کہنی چاہئے جسے سب پسند کریں، بہت عقلمندانہ اور دلچسپ ہو۔ کم عقلمندانہ اور دلچسپ ہونے کی صورت میں دو اور احمقانہ ہونے پر تین۔ مس بیٹس نے خوشدلی سے کہا کہ میرے لیے تو تیسری شرط پر عمل کرنا بہت آسان ہے۔ غلطی سے ایما کے منہ سے نکل گیا کہ صرف تین کا کہا گیا ہے، یہ آپ نے ذہن میں رکھنا ہے۔ مس بیٹس اس طنزیہ جملے کو سن کر شرمندہ ہوتے ہوئے کہنے لگی کہ مجھے علم ہے کہ عقل نہ ہونے کی وجہ سے بے وقوفانہ گفتگو کرتی ہوں، جس کے لئے آپ سے شرمندہ ہوں۔ مسٹر جورج نے غصے سے ایما کی طرف دیکھا اور اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔

مسٹر اور مسز ایلٹن نے سرد مہری کا انداز اپناتے ہوئے کہا کہ انکے ذہن میں ایسی کوئی بات نہیں اور گھومنے چلے گئے۔

فرینک نے کہا کہ مسٹر ایلٹن خوش قسمت ہیں کہ بہت جلد اپنی پسند کی بیوی تلاش کر لی۔

جین فیئر فیکس نے سنجیدگی سے جواب دیا، معافی چاہتی ہوں، مگر کچھ لوگ تو طویل دوستی کے باوجود ایک دوسرے کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے بہتر یہی ہوتا ہے کہ اپنی غلطی سمجھ آنے کے بعد دوستی کو ختم کر دیں۔

مگر بہت کم لوگ ایسی ہمت کر پاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں قوت ارادی کی کمی ہوتی ہے۔ لیکن مجھے علم ہے کہ کوشش کرنے سے ایسا ممکن ہے۔

فرینک نے جواب دیا اس کا مطلب ہے کہ مجھ میں قوت ارادی کی کمی ہے۔ میری تو خواہش ہے کہ کوئی میرے لیے بیوی تلاش کرے۔ ایما کیا آپ میرے لیے یہ کام کر سکتی ہیں۔ مجھے کوئی جلدی نہیں ہے مگر اس لڑکی کو کم از کم خوش مزاج ضرور ہونا چاہیے۔ بلکہ اتنی ہی خوبصورت ہونی چاہیے جتنی آپ۔

ایما یہ سوچ کر مسکرانے لگی کہ شاید اس کے ذہن میں ہیریئٹ ہے۔

یہ باتیں سننے کے بعد جین کے چہرے پر غصے کے اثرات صاف نظر آنے لگے تھے۔ اپنی آنٹی سے کہنے لگی کہ ہمیں کچھ دیر سیر کرنی چاہیے۔ مسٹر جارج بھی ان دونوں کے پیچھے چلے گئے۔ فرینک اکیلے میں بھی ایما کو خوش کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر اب ایما کی خواہش واپس جانے کی تھی اور واپسی کے وقت خوشی محسوس کی۔ اس سیر سے کوئی بھی لطف اندوز نہیں ہوا بلکہ ہر ایک ہی کو واپسی کی خوشی تھی۔

مسٹر جارج نے واپس جاتے ہوئے اکیلے میں ایما سے کہا کہ تمہیں دوسروں کا احساس کرنا چاہیے۔ مس بیٹس کا دل نہیں دکھانا چاہیے تھا۔ گاڑی میں اکیلے بیٹھ کر ایما کے آنسو نکل ائے کہ واقعی اس کے الفاظ نے کسی کا دل دکھایا اور اسے مسٹر جارج نے بھی ناپسند کیا۔ اج اسے احساس ہو رہا تھا کہ نہ اسے دوسرے کے دلوں کا احساس ہے اور نہ یہ علم کے اس کا دل کیا چاہتا ہے۔

دوسرے دن مس بیٹس سے جا کر معذرت کی اور واپسی پر مسز ویسٹن نے حیران کن خبر سنائی کہ جین اور فرینک بہت پہلے منگنی کر چکے تھے مگر فرینک نے یہ بات اب بتائی ہے۔ جب مسز ویسٹن نے ایما کو حیران پریشان دیکھا تو پریشانی محسوس کرتے ہوئے سوچنے لگی کہ کہیں وہ خود تو فرینک سے شادی کی خواہشمند نہیں تھی۔ ایما نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں لیکن کتنی غلط بات ہے کہ آپس کے تعلقات کو اتنی دیر تک چھپایا جائے۔

فرینک کا کہنا تھا کہ وہ اپنی آنٹی کی وجہ سے یہ بات لوگوں سے چھپاتا رہا اور اب انکی وفات کے بعد کھل کر اعلان کر رہا ہے۔ لیکن دراصل سچائی تو یہ تھی کہ پکنک کے دوران جب وہ ایما سے بہت نزدیک ہونے کی کوشش کر رہا تھا تو جین نے اس بات کو بہت برا محسوس کیا بلکہ منگنی توڑنے کی دھمکی بھی دے دی۔ مگر فرینک جین سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا اس لیے فیصلہ کیا کہ کھل کر اپنی منگنی کا اعلان کر دیا جائے۔

ایما پریشان تھی کہ ہیریئٹ کی حالت یہ خبر سن کر خراب ہو سکتی ہے مگر اس کے جواب نے ایما کو پریشان کر دیا، جو کہہ رہی تھی کہ مجھے کبھی بھی فرینک چرچل کی کوئی پرواہ نہیں رہی۔ بلکہ میرے خیالوں میں تو اس سے بہت بلند انسان موجود ہے۔

پہلے تو حیران پریشان ایما کو سمجھ ہی نہ آیا کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے اور پھر وہ معاملے کی تہ تک پہنچ گئی اور منہ سے مسٹر جارج کا نام نکلا۔

ہاں ایما تم نے بالکل صحیح سوچا۔ رقص کی محفل میں جب سب نے مجھے نظر انداز کر دیا تو انہوں نے میری مدد کرتے ہوئے میرے دل میں جگہ بنالی۔ اور اس کے بعد صرف وہی میرے دل میں موجود رہے۔

ایما کے دل سے آواز آئی کہ تم تو سوچ رہی تھیں کہ مسٹر جورج تم سے شادی کی خواہش رکھتے ہیں۔ مگر دیکھو تمہارے ذہن میں کبھی ہیریئٹ کے ساتھ ان کی شادی کا خیال ہی نہیں آیا۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنی معمولی لڑکی مسٹر جورج کی بیوی بن کر اتنے عالی شان گھر میں جا سکتی ہے۔

ہیریئٹ حیران پریشان کھڑی تھی کہ ایما کو تو اسے مبارکباد دینی چاہیے۔ مگر اس کے الفاظ تھے کہ ہیریئٹ دیکھو تمہیں احتیاط سے قدم آگے بڑھانے چاہئیں۔ میرا نہیں خیال کہ مسٹر جارج سے تمہاری شادی ممکن ہے۔ جب ہیریئٹ نے کہا کہ ایسا ہی ہو رہا ہے تو ہیریئٹ کے جانے کے بعد خراب حال ایما اکیلے میں رو رہی تھی۔ اسے مسٹر جورج کے الفاظ یاد آئے کہ تمہیں ہیریئٹ کے اوپر زیادہ توجہ نہیں دینی چاہیے۔ سوچنے لگی کہ ایک وقت میری سوچ تھی کہ کبھی شادی نہیں کروں گی مگر اب سوچ تبدیل ہو رہی ہے۔

اور پھر ایک صبح مسٹر جارج نے ایما سے ملاقات کرتے ہوئے اسے اپنی محبت کا یقین دلایا اور شادی کی درخواست کر دی۔ ایما تو دل سے یہی چاہتی تھی۔ اور اب دونوں شادی کے لیے رضامند تھے۔ اگرچہ ایما بہت خوش تھی مگر یہ سوچ کر پریشان کہ اپنے والد صاحب اور ہیریئٹ کو اس شادی کے بارے میں کیسے بتائے گی۔ اپنے بیمار والد کو اکیلا چھوڑنا ممکن نہ تھا۔ پہلے تو ہیریئٹ کو خط لکھ کر تمام حالات سے آگاہ کیا۔ پھر علم ہوا کہ اس کے دانتوں میں تکلیف ہے تو اپنی بہن کے پاس لندن علاج کے لیے بھجوا دیا۔ دراصل اس کی خواہش تھی کہ مسٹر جارج آزادانہ طریقے سے اس کے گھر آتے رہیں اور ہیریئٹ سے ان کی ملاقات نہ ہو۔ دوسرے ہیریئٹ بھی ماحول کی تبدیلی سے چند ہفتوں میں انہیں بھول جائے گی۔

مسز ویسٹن نے فرینک چرچل کی طرف سے لکھا گیا خط ایما کو بھیجا۔

ایما نے وہ خط مسٹر جارج کو بھی پڑھوایا۔ اس بات پر انہوں نے غصے کا اظہار کیا کہ جین کو حسد میں مبتلا کرنے کے لیے وہ ایما کے قریب آرہا تھا مگر اس چیز کو پسند کیا کہ جین سے محبت کرتا ہے۔ مگر پھر کہا کہ دوسروں کی باتیں چھوڑ کر ہمیں اپنے بارے میں سوچنا چاہیے۔ مجھے علم ہے کہ آپ اپنے والد صاحب کی وجہ سے پریشان ہیں۔ جانتا ہوں کہ شادی میں رکاوٹ کی یہی وجہ ہے۔ چنانچہ فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنے گھر کے بجائے یہاں پر ہی رہائش اختیار کر لوں تا کہ شادی کے بعد ہم دونوں والد صاحب کی خدمت کر سکیں۔ ایما سوچ رہی تھی کہ مسٹر جارج کی قربانی سے اس کی کتنی زیادہ مشکلات دور ہو رہی ہیں۔ والد صاحب کو اس چیز کا بتایا تو وہ بھی خوشی سے دونوں کی شادی کے لیے رضامند ہو گئے۔ علاقے کے تمام لوگ اس شادی پر خوش تھے ماسوائے مسٹر ایلٹن اور ان کی بیوی کے۔

پانچ ہفتوں بعد رابرٹ مارٹن کی ہیریئٹ سے ملاقات ہوئی تو اس نے دوبارہ شادی کی خواہش کا اظہار کیا۔ ہیریئٹ نے خوشی محسوس کرتے ہوئے ہاں کہہ دی۔ ایما جو ہیریئٹ کی طرف سے بہت فکر مند تھی اس کے لیے یہ شاندار خبر تھی۔

ایما کی مسٹر جارج کے ساتھ شادی ہوئی

اور ہیریئٹ کی رابرٹ مارٹن کے ساتھ۔

اور پھر سب آپس کی رنجشیں فراموش کر کے ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار ملاقاتیں کرتے رہے۔

جین آسٹن
تمام ناولز کے تراجم اور آڈیو بک
سید عرفان علی
https://wa.me/923099888638
0309-9888638

بین الاقوامی ادب کی تاریخ
تمام بہترین کتب کے تراجم

WhatsApp
https://wa.me/923099888638
0309-9888638

جین آسٹن کے تمام ناولز
اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

Jane Austen
جین آسٹن

1775 - 1817

Sense and Sensibility Urdu Translation	سنس اینڈ سنسی بیلیٹی	(1811)
Pride and Prejudice Urdu Translation	پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس	(1813)
Mansfield Park Urdu Translation	مینس فیلڈ پارک	(1814)

Emma Urdu Translation	اے ما	(1815)
Persuasion Urdu Translation	پرس ویشن	(1818)
Northanger Abbey Urdu Translation	نور تھ اینگر ایبے	(1818)

سید عرفان علی

جین آسٹن ایما

اس کتاب کی آڈیو بک ڈائون لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

Internet Archive

https://archive.org/details/@irfan_irfan

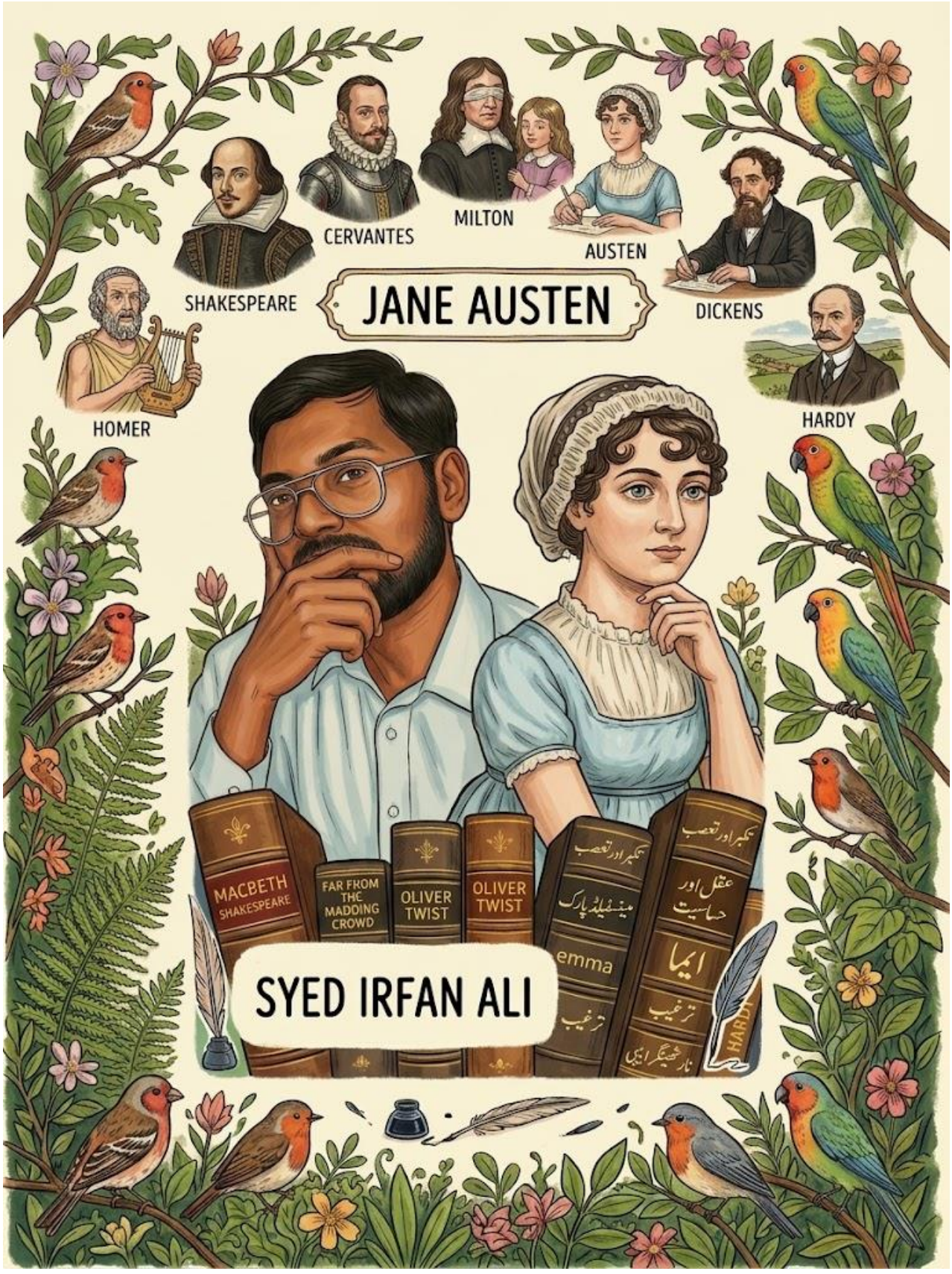
SHAKESPEARE
CERVANTES
MILTON
AUSTEN
DICKENS
HARDY
HOMER
JANE AUSTEN
SYED IRFAN ALI
MACBETH
SHAKESPEARE
FAR FROM THE MADDING CROWD
OLIVER TWIST
OLIVER TWIST
emma
HARDY